صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 25 فروری 2019ء بمطابق 19 جمادی الثانی 1440 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَیَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَنُزِّلَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ تَنۡزِیۡلًا ٥ اَلۡمُلۡكُ یَوۡمَئِذِ الۡحَقُّ لِلرَّحۡمٰنِ وَکَانَ یَوۡمًا عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ عَسِیۡرًا ٥ وَیَوۡمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡهِ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِی اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِیۡلًا ٥ یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ٥ لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ٥ وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ٥ وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا۔

(ترجمہ): اس روز آسمان کو چیرتا ہوا ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کے پرے کے پرے اتار دیئے جائیں گے۔اس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان کی ہوگی۔اور وہ منکرین کے لیے بہت بڑا سخت دن ہوگا۔ ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا "کاش میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا، ہائے میری کم بختی، کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس کے بہکائے میں آکر میں وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی، شیطان انسان کے حق میں ہی بڑا بے وفا نکلا۔ اور رسول ﷺ کہے گا کہ اے میرے رب، میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو نشانہ تضحیک بنالیا تھا و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِین۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور پہلے نہ لے لیں؟

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر! ایک موضوع پر بات کرنا تھی، لہذا اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے کوئسچنز آور کر لیتے ہیں، اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈرز۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلے پر بات کرنا تھی۔

جناب سپیکر: پہلے پوائنٹ آف آرڈر کس نے مانگا تھا؟ جی شیر اعظم وزیر صاحب!

رسمی کارروائی

جناب شیر اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ Thank you very much Mr. Speaker کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم معاملے پر بات کرنے کی اجازت دے دی، آپ کو پتہ ہے کہ روٹین میں ہم نہ ہاؤس کا وقت ضائع کرتے ہیں نہ اپنا، Unless and until it is highly warranted، یہ جو ہمارا معاملہ ہے، یہ آنریبل سپیکر صاحب کی بات ہے، سندھ اسمبلی کے سپیکر آغا سراج درانی صاحب کی، اگر ان کے ساتھ یہ ہو سکتا ہے، It can happen to everybody including your Excellency، ہماری Honourable opposition members as well as treasury benches تشریف فرما ہیں، تاریخ گواہ ہے اور دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ Evidence بعد میں ڈھونڈو، پہلے بے عزتی کرو، جتنا کر سکتے ہو خوب کرو، یہاں تک کہ اس پر ہی بس نہیں، په هغې باندې نه مړیدو، هغه زنانه هم ایساری شوې، پینځه زنانه، بیا ئې په دې باندې سیکرټ ښبنکل، په دوئ باندې ئې آوازونه کول، هغوی څه قصور کړے دے؟ صرف دا چې د پاکستان پیپلز پارټۍ سره Belong کوی، د آنریبل سپیکر کور سره د هغوی فیملی ده، دا مثال چرته نشته، دا زه وایم چې تاسو مونږه سره Common cause share

کړئ، It is a common cause، دا یو انتهائی قابل صد احترام پارلیمنټرین سره دا واقعه مخامخ شوې ده، If it happens to your good-self, to your Excellency, we would not sit here. So, we would be on the street, this is why, you are supposed to support us, you are supposed to endorse us, you are supposed to say what is realistic, what is ground reality?، دنیا میں Evidence collect کرکے پھر ہاتھ ڈالا جاتا ہے، ہمارے Honourable Ministers including parliamentarians سب کو پتہ ہے، هغه یو د * + والا * + + دے چې * + + + + نو چا ترې پوښتنه اوکړه چې دا ولې؟ وزیر قانون صاحب، هغه وئیل چې * + + کړے دے چې د * + + + + +، هغه * + +، Excuse me نو ورته ئے وئیل چې ستا خو * + + +، هغه ورته اووئیل چې + + * ئے * +، * + ئے بیا کوئ، وئیل ئے چې یو * + + کړئ نو وروستو بیا که * + کړئ هم نو بیا خو فائده نه شوه۔ سپیکر صاحب، چې یو وار بې عزتی اوشی، په کوم ډهنګ سره چې کومه بې عزتي اوشوه، په کوم طرز سره چې اوشوه، دا طریقه کار مونږ په مارشل لاء ګورنمنټ کښې هم نه وو لیدلې، د مشرف د مارشل لاء ګورنمنټ کښې هم نه وو لیدلې، څه نه څه Evidence به ئے Collect کول، Evidence به ئے اول Collect کړو بیا به سړے خلاصیدو هم نه، اوس ستا والا خو اونیسی، بې عزتی د اوکړی، عزت خو داسې شے دے، *عزت تو شیشے کی طرح ہے*، It is like a mirror, once it is broken, how it can be repaired? نو عزت د خراب کړی بیا تا ته وائی چې څه شپږ کاله، درې کاله بعد، شپږ میاشتې بعد مو باعزته بری کړې، نو عزت پاتې چرته شو چې ته باعزته ما بری کوې؟ نو This is why?، دا زه په ریکارډ راولم په هاؤس کښې، دا انتهائی قابل مذمت خبره ده، دا د پاکستان پیپلز پارټئ سره نن یوه ورځ نه ده، نن ورځ نه ده چې دا سلوک د پاکستان پیپلز پارټی سره کیږی، ځنی پارټئ خو Even not were in existence چې دا د پیپلز پارټئ سره دا سلوک کیږی، دا سلوک کیږی د شهید ذوالفقار علی بھټو نه واخله Till day، زمونږه پریذیډنټ صاحب ګیاره سال په

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جیل کښې تیر کړل۔ جناب آصف علی زرداری په ګیاره سال کښې د یوې روپۍ کرپشن ثابت نه شو، یو غلط کار ثابت نه شو، یو Miss behavior هم ثابت نه شو، نو باعزته بری، نو عزت خو پاتې نه شو، عزت خو خراب شو، دا د الله کرم دے، د الله فضل و کرم دے چې ایړی چوټی زور لګاوی هر طور باندې، د پاکستان پیپلز پارټۍ د ختمیدو کوشش کوی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شیر اعظم صاحب۔

جناب شیر اعظم خان: پاکستان پیپلز پارټی به ختمیږی نه، جتنا یہ دبائیں گے اتنا ہی یہ ابھرے گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو شیر اعظم وزیر صاحب، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

جناب شیر اعظم خان: جناب سپیکر! میرے بعد اپوزیشن لیڈر صاحب آ گئے ہیں، وہ بات کریں گے اور ان شاء اللہ ہم سارے اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کوئسچنز آور کرتے ہیں، اس کے بعد اس پر آپ بیشک بات کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جی، مجھے اس اہم مسئلے پر بات کرنی ہے، جناب سپیکر! آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: سب کو فلور دے دیتا ہوں، اپنا بزنس بھی ساتھ ساتھ چلائیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ بھی اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: یا تو اس کیلئے آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، پھر اس پر ڈیبیٹ کر لیں یا جو بھی کرتی ہیں (قطع کلامی) میں ٹائم دوں گا، بالکل دوں گا لیکن دیکھیں ابھی 'آرڈر آف دی ڈے' کی طرف جاتے ہیں، پھر میں آپ کو ٹائم دے دوں گا، میں ٹائم دوں گا، I will give you the time، درانی صاحب! اگر تھوڑا ٹائم دے دیتے ہیں، ہم کوئسچنز لے لیں؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! یہ جو بات ہو رہی ہے سپیکر سندھ اسمبلی، سراج درانی صاحب کی، یہ صرف اس کی چیئر کی بے عزتی نہیں ہوئی ہے، یہ آپ کی چیئر بھی اس میں شامل ہے، تو یہ جو آج سندھ کی چیئر کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، خدا نہ کرے کہ اس چیئر کے ساتھ بھی کچھ آنے والے وقت میں ایسا ہو، اللہ نہ کرے، میرے خیال میں سوالات سے زیادہ اہم مسئلہ ہے، آپ نگہت کو بھی ٹائم دے دیں اور اس کے بعد دو منٹ کیلئے مجھے بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! آپ کے مشکور ہیں لیکن آپ سے تھوڑی بہت شکایت یہ ہو جاتی ہے کہ جب میں نے کل آپ سے بات کی تھی کیونکہ یہ ایک بہت Important مسئلہ ہے اور اس پر ہم نے بات کرنی ہے، یا تو ہاؤس کا ماحول آپ خراب کروانا چاہتے ہیں یا پھر، ایسی بات ہے کہ میں نے آپ سے باقاعدہ طور پر آپ کے چیمبر میں آکر یہ ریکویسٹ آکر کی شیر اعظم وزیر صاحب، میں اور درانی صاحب اس پر بات کریں گے، Otherwise ماحول تو پھر خراب ہو گا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آغا سراج درانی صاحب کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا، اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں، جناب سپیکر صاحب! آپ کے لیڈر کی بات ہے کہ مجھے دو نہیں ایک پاکستان چاہیے اور دو پاکستان میں سے جو ایک پاکستان ہے اس میں آغا سراج درانی صاحب کے ساتھ جو ہوا، وہ میرے پارلیمانی لیڈر نے بہت تفصیل سے بتا دیا، میں اس میں نہیں جانا چاہوں گی، سگریٹ کے دھویں تک رینجرز نے، نیب کے لوگوں نے وہاں پر ان کے منہ پر چھوڑا اور ان کو جس طریقے سے حراساں کیا گیا اور پھر مجھے افسوس ہے اس بات پر کہ ہمارے پارلیمنٹرین، ہمارے جو گروپس ہیں، وہ بمبئی فلم کی ایک جو ویڈیو تھی، اس کو آغا سراج درانی کے ساتھ نتھی کر کے کہ وہاں سے کچھ سونا نکل رہا ہے، کچھ رقم نکل رہی ہے، ایسی کوئی بات نہیں تھی، وہ ویڈیو بالکل جعلی ہے۔ دوسری بات میں یہ کرنا چاہتی ہوں جناب سپیکر! کہ نیب جو اپنے آپ کو ایک آزاد ادارہ سمجھتا ہے، جس کو میں نہیں سمجھتی ہوں، میری پارٹی نہیں سمجھتی ہے، وہ اپنے ساتھ گنتی کرنے والی دو مشینیں بھی لیکر گئی تھی اور سات گھنٹے تک ان کے اہل خانہ کو حراساں کیا گیا اور ان کو کھانا تک نہیں دیا گیا، پانی تک نہیں دیا گیا، جناب عالیٰ، ایک پاکستان میں یہ ہے کہ اگر پرائم منسٹر ڈاکٹر صمد پر ٹویٹ کر سکتا ہے، وہ بھی ہمارے لئے آنریبل ہیں کیونکہ استاد ہیں لیکن جب ڈاکٹر صمد پر ہر کوئی، ہمارا پرائم منسٹر اور پھر سب سرکاری لوگ جو ہیں وہ ان پر ٹویٹ کر سکتے ہیں تو یہ کرسی تو کسٹوڈین آف دی ہاؤس کی کرسی ہے، اس پر آپ کو چاہیے تھا کہ آپ بھی اس کونسل کے ممبر ہیں، آپ کو چاہیے تھا کہ آپ بھی اس پر احتجاج کرتے، آپ بھی اس پر ٹویٹ کرتے، آپ بھی اس پر مذمت کرتے کیونکہ آج اگر آغا سراج درانی، جس کے دادا نے، جس کے باپ نے ریزولیوشن پر اپنے خون سے دستخط کئے، اگر آج اس محب وطن کے ساتھ بغیر انکوائری کے یہ کچھ ہو سکتا ہے بغیر کسی ثبوتوں کے، تو پھر یہ کرسی بھی محفوظ نہیں ہے لیکن آپ کو میں یہ اپوزیشن کی طرف سے، ٹریژری بینچز کی

طرف سے نہیں، اپوزیشن کی طرف سے یہ یقین دلانا چاہتی ہوں کہ جب بھی اس کرسی پر بات آئے گی تو سب سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی اس کی مذمت کرے گی، جناب سپیکر! یہ کرسی جو ہے یہ کسٹوڈین آف دی ہاؤس کی کرسی ہے، یہ کرسی جو ہے یہ تمام لوگوں کی کرسی، یہ عام کرسی نہیں ہے، اسے صرف وہ لوگ Elect کرتے ہیں تو اگر یہاں پر 124 لوگ ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ ایک کروڑ چوبیس لاکھ لوگوں نے آپ کو ووٹ دیا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس کرسی کی اہمیت اگر آپ کا پرائم منسٹر نہیں سمجھے گا، اگر نیب کو نہیں سمجھائے گا، اگر آپ کا نیشنل اسمبلی کا جو سپیکر ہے وہ مذمت نہیں کرے گا، پنجاب کا سپیکر نہیں کرے گا، بلوچستان کا سپیکر نہیں کرے گا تو میں سمجھتی ہوں کہ پھر کوئی کرسی بھی محفوظ نہیں ہے جناب سپیکر۔Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر</u>: اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔آپ کی بات صحیح تھی کہ سوالات ہیں لیکن چونکہ مسئلہ بڑا اہم تھا، میں نے اس لئے آپ کو تاکید کی کہ جو بات شیر اعظم خان نے کی، نگہت نے کی، کوئی بھی سیاسی لیڈر جو ہے یا سیاسی آدمی جب اس میں قدم رکھتا ہے، خواہ وہ ایم پی اے بنتا ہے، ایم این اے بنتا ہے تو میرے خیال میں اگر اس میں یہ خوف ہو کہ وہ جیل سے ڈرنے والا ہو تو وہ اس راستے پر آئے ہی نہیں، یہ راستہ کسی نہ کسی طریقے سے اس کے سامنے آئے گا، خواہ کبھی کبھی آپ اپنے نظریے کیلئے روڈ کو بلاک کریں گے، آپ احتجاج کریں گے تو یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ ہم اس کے خلاف نہیں ہیں کہ احتساب نہ ہو، احتساب بالکل ہو لیکن احتساب کا اپنا ایک طریقہ کار ہے، پوری دنیا میں بھی ہے، ہمارے ملک میں بھی ہے، ہم ابھی بھی چاہتے ہیں کہ اگر کسی نے کہیں پہ بھی کرپشن کی ہے، ضرور اس کا احتساب ہونا چاہیے لیکن یہ رویہ جو ہے یہ انتہائی افسوسناک ہے۔ابھی سندھ اسمبلی کا سپیکر اسلام آباد سے کسی دوسرے ملک میں نہیں جا رہا تھا، ان کو چاہیے تھا کہ وہاں پر ان کو نوٹس دیتے، ان کو بلاتے اور ان سے پوچھ گچھ کرکے، چونکہ یہ کرسی ایک بڑی عظیم کرسی ہے، یہ آپ جس پہ بیٹھے ہیں اس کا بڑا تقدس ہے اور اس کرسی میں اور عام کرسی میں بہت زیادہ فرق ہے، ابھی وہاں سے اسلام آباد آنا، اسلام آباد میں پھر ہوٹل میں Arrest کرنا اور پھر وہ لوگ بھی کراچی سے ہی آئے جنہوں نے Arrest کیا ہے، وہ اس وقت کدھر تھے جب یہ کراچی میں تھے تو ان کو ادھر کیوں گرفتار نہیں کیا؟ ابھی جب وہ لے جا رہے تھے تو خدانہ کرے کہ کوئی غلطی مجھ سے ہوئی ہو، آپ سے ہوئی ہو، ان بھائیوں سے ہوئی ہو، تو کیا اس میں

ہماری خواتین کی بھی اسی طرح ہیں کہ ان کی بے عزتی کی جائے، گھر کا تقدس بھی پامال کیا جائے؟ یہاں پر تو پولیس کے ساتھ اگر کوئی لیڈی نہ ہو تو وہ کسی گھر میں نہیں جا سکتی، وہاں پر کوئی محلے دار نہ ہو تو کوئی نہیں جا سکتا اور اس طریقے سے آپ وہاں پہ دیکھتے ہیں کہ جس پیپر کو، جس طریقے سے اور وہاں پر صندوقوں کو جس طرح اکھاڑا ہے، میرے خیال میں اس سے نفرت پھیلتی ہے اور یہ ملک مزید میرے خیال میں نفرتوں کیلئے ابھی اس کے پاس وقت نہیں ہے، ابھی ہم نے صرف محبتوں کے رشتوں سے کام کرنا ہے۔ آج کل آپ دیکھیں کہ ہمارا دشمن ہندوستان ہمارے اندر کی کچھ کمزوریوں کو، نااتفاقیوں کو دیکھتے ہوئے برملا ہمیں للکار رہا ہے، تو یہی وجہ ہے کہ رپورٹیں آتی ہیں کہ یہاں پر ہمارے صوبے کے سیکرٹری بھی وزیراعظم کو خط بھیجتے ہیں کہ ہم کام نہیں کرتے، ہمیں تحفظ دیا جائے، پولیس کا جو ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا بھی یہی حال ہے، بیوروکریسی کا بھی یہی حال ہے، خدارا احتساب ضرور ہو لیکن احتساب میں کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے بدنیتی کی بو آتی ہو۔ میں تو یقیناً آپ سے گزارش کروں گا کیونکہ وہ آپ کا ہم پلہ ہے، جس کرسی پہ آپ بیٹھے ہیں اسی کرسی پہ وہ بھی ہے اور خدا نہ کرے کوئی اس سائیڈ سے یا اس طرح سے اس پہ بات بھی ہو، میں تو ایک تجویز دے رہا ہوں، صرف اس لئے کہ مزید کسی دوسرے کی بے عزتی ہو، اگر آپ بھی اس میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں، حکومت بھی شامل ہو جائے اور ہم بھی شامل ہو جائیں اور صرف ٹوکن واک آؤٹ کر لیں کہ ہمیں اس پہ گلہ ہے، احتساب کے رکوانے کیلئے نہیں، بلکہ جو رویہ ہے اس سے ہمارا اختلاف ہے تو میرے خیال میں جب آپ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوں اور میرے خیال میں وہ بھائی جو ادھر بیٹھے ہیں، وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوں، (تالیاں) کیونکہ وہ بھی خط بھیج رہے ہیں اور زیادہ تکلیف ان کو بھی ہے، آج کل دستخط کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے، بڑی تکلیف کے دن ہیں تو اگر ہم یہاں پر، اور میرے خیال میں میرے صحافی بھائی جو ہیں وہ بھی اس کے نشانے پہ ہیں، چونکہ ایک صحافی بھی ابھی حال ہی میں اس کی رہائی ہوئی ہے اور وہ بھی میرے خیال میں اس کی زد میں آیا تھا، تو میرے خیال میں کوئی بھی طبقہ میں اس طرح نہیں دیکھ رہا ہوں جو اس میں شامل نہ ہو۔ تو میری تجویز کو اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں اور دو منٹ کیلئے آپ بھی اپنے چیمبر میں جائیں، ہم بھی یہاں پہ اپنی لابی میں جائیں یا اپوزیشن چیمبر میں جائیں تو میرے خیال میں ایک وقار کیلئے ہم ایک خوبصورت میسج دے دیں گے، (تالیاں) باقی جس طرح مناسب سمجھتے ہیں، گلے شکوے ضرور ہم کریں گے لیکن اس نیت پہ نہیں، ہمارا اصلاح کی بنیاد پہ گلہ بھی ہے، شکوہ بھی ہے اور کرتے رہیں گے اور اگر ہم ایک دوسرے سے گلے شکوے بھی نہ کریں اور زبان

پہ بھی پابندی لگ جائے تو میرے خیال میں پھر اگر اظہار میں بھی پابندی ہو تو اس کے بعد ایک لاوا نکلے گا، جب وہ پھٹ جائے گا تو میرے خیال میں بعد میں کچھ نہیں رہے گا، میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تیمور سلیم جھگڑا صاحب! منسٹر فنانس، تیمور صاحب کا مائیک کھولیں جی۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! مختصراً اس بات میں ایڈیشن کرتے ہوئے کہ اپوزیشن کا اپنا Point of view ہے، نیب تو ایک آزاد ادارہ ہے لیکن اسکے ساتھ میرے خیال میں اگر ہم نے یہ ٹائم استعمال کرنا ہے کو نسچنز آور کے علاوہ کسی چیز پر بات کرتے ہوئے، تو جو اتنے بڑے ملک انڈیا سے ہمیں Threats ہیں، جو نریندر مودی صاحب کے، (تالیاں) جو ان کے الفاظ رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کو Isolate کریں گے اور جو وہ کہتے ہیں کہ یہاں پہ سرجیکل سٹرائیک کریں گے، یہاں پہ ہم کسی نہ کسی طریقے سے جواب دیں گے، تو میرے خیال میں Individuals پہ اور پارلیمنٹ پہ بھی بات ہو گی لیکن ملک کی سلامتی پہ بھی ہونی چاہیے اور میرے خیال میں آج جانے سے پہلے ہمیں ایک جوائنٹ ریزولیوشن ضرور پاس کرنی چاہیے (تالیاں) کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، پورا ملک اس پہ ایک ہے، گورنمنٹ اور اپوزیشن ایک ہیں، چاروں صوبے ایک ہیں اور پاکستان کی سلامتی کیلئے ہم کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں۔ شکریہ۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کو نسچنز آور، جی درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب! جس طرح وزیر خزانہ صاحب نے بات کی کہ ملک کے مسئلے پہ نہ کوئی اپوزیشن ہے اور نہ گورنمنٹ ہے، میں نے خود بھی ایک ٹویٹ دیا ہے اور وہ دل سے دیا ہے کہ ہم انڈیا کیلئے وہاں پر باڈر پہ میرے قائد مولانا فضل الرحمان بھی ہوں گے اور ان کے پیچھے اکرم درانی بھی ہو گا اور ہزاروں علماء بھی ہوں گے، ہم دیوبند میں چائے پینے کے بھی شوقین ہیں، ہم ادھر جائیں گے، میرے خیال میں ہم سب سے پہلے وہاں پر جانے والے ہیں، (تالیاں) اس پہ کوئی اس طرح ہمیں نہ بتائے اور ملک کیلئے اگر قربانی کی بات ہو تو یہاں ایک اس گھر کا آدمی بھی موجود ہے جس کی ساری جائیداد پاکستان کیلئے نیلام ہوئی ہے، اس کے تین گاؤں اجڑ گئے، ہم نے پاکستان سے کوئی چیز مانگی بھی نہیں ہے، ہم تو ریزولیوشن کیلئے نہیں اس کیلئے مرنے کیلئے بھی تیار ہیں اور ریزولیوشن کیلئے میں بالکل اس پہ ہوں لیکن مجھے افسوس ہے

کہ میرا وزیر خزانہ دوسرے موضوع پہ بھی تھوڑی سی بات کر لیتا، گلہ شکوہ کرتا، اس طرح نہ ہوتا کہ جو میں نے تجویز دی تھی لیکن میرے خیال میں اگر وزیر اعظم ناراض ہوتے ہیں جس طرح ہمارے صمد صاحب پر تھے تو میرے خیال میں سپیکر کا بھی ایک مقام ہے، سراج درانی صاحب جو ہیں ان کی ذات کے علاوہ ان کی جو کرسی ہے، وہ بڑی عظیم ہے اور ہم آپ کی کرسی کی بھی، کبھی کبھی آپ سے ناراض بھی ہو جاتے ہیں لیکن جب آپ کی چیئر کو ہم دیکھتے ہیں تو ہم پھر خاموش بھی بیٹھ جاتے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو درانی صاحب۔ کوئسچن نمبر 371، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ کے تو پانچ چھ کوئسچنز ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! کوئسچن سے پہلے I know، میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتی ہوں، آج نواز شریف صاحب کی جو ضمانت مسترد ہوئی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کوئسچنز آور ہے، وہ بات بعد میں کر لیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! ان سے پہلے کی میں کھڑی ہوئی ہوں اور آپ کو ابھی دو منٹ مجھے دینے چاہئیں، اس کے بعد۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، ابھی کوئسچنز آور جب شروع ہو جائے تو پلیز۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! دو منٹ مجھے چاہئیں، دو منٹ مجھے چاہئیں، سر! دو منٹ مجھے چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پلیز! میری بات سن لیں، یہ کوئسچنز آور ختم کر کے۔۔۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! دو منٹ، یہ کہ نواز شریف کی جو صحت ہے وہ خراب ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میری عرض سن لیں، ان کا مائیک بند کریں۔ کوئسچن نمبر 734، جناب صلاح الدین صاحب۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سر! میں کسی اور کو بھی کوئسچن کرنے نہیں دوں گی، اگر آپ میرے ساتھ اس طرح کر رہے ہیں تو یہ کل آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ بعد میں آپ کریں، میں ٹائم دوں گا لیکن ایسا نہیں کہ میں۔۔۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> ایسا آپ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، صلاح الدین صاحب! میں ادھر کھڑی ہوں، آپ پہلے میرے کوئسچنز، دو منٹ کیلئے فلور آپ سے مانگا ہے۔

جناب سپیکر: آپ یا تو کوئسچن کریں۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دو منٹ دیں گے، دو منٹ کیلئے فلور آپ سے مانگا ہے، آپ دو منٹ دیں گے اس کے بعد کوئسچنز آور ہو گا، دو منٹ، گھڑی کو دیکھیں، صرف دو منٹ کی ایک بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں کوئسچنز آور میں اور بزنس نہیں ہوتا، آپ خود پارلیمنٹیرین ہیں، کیا آپکے رولز اجازت دیتے ہیں کو ئسچنز آور میں اور بات کرنے کی؟ تو میں آپکو After Questions` Hour اجازت دے دونگا، آپ Wait کر لیں۔ ثوبیہ بی بی! میری بات سنیں، ابھی آپ کوئسچن لے لیں، یہ کوئسچنز آور ابھی ختم ہو جاتا ہے اسکے بعد میں آپ ہی کو موقع دونگا۔ صلاح الدین صاحب، کوئسچن نمبر 734۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر، نہیں نہیں، کوئی بھی نہیں کر سکتا، کوئی بھی نہیں ہو گا، سر! ایک منٹ آپ دیں گے اس کے بعد۔۔۔۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب! کوئسچن نمبر 734۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ کوئی مارشل لاء آپ نے ادھر لگایا ہے، یہ مارشل لاء ہے جو آپ اس چیئر سے بھی اس طرح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جب آپ کو رولز کا پتہ نہیں ہے تو Then its martial law۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: مجھے ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: تو آپ کو بھی ٹائم دوں گا، میں پہلے 'آرڈر آف دی ڈے' کروں گا، صلاح الدین صاحب! آپ نے بات کرنی ہے؟ جناب عنایت اللہ خان صاحب! کوئسچن نمبر 699، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میرا خیال ہے کہ ایک دو منٹ، اگر یہ ریکویسٹ کر رہی ہیں، ایک دو منٹ ان کو دے دیں بس ہاؤس Smooth ہو جائے گا، ایک منٹ، دو منٹ دیں، ہاؤس Smooth ہو جائے گا، ہاؤس Smooth ہو جائے گا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چلیں ثوبیہ بی بی، کریں بات۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! نواز شریف کی آج ضمانت مسترد ہوئی ہے، ان کی صحت خراب ہے، ڈاکٹر نے بھی بتایا ہے کہ انکی انجیو گرافی ہونی چاہیے اور ان کو ایک سول ہاسپٹل میں جہاں ہارٹ کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے، ان کو دس دن سے ادھر رکھا گیا، کیا نواز شریف کے علاوہ اس پاکستان میں کسی

لیڈر نے دو سو دن تک حاضری دی، اس سے کوئی اور بڑی سزا ہو سکتی ہے؟ جب وہ صبح اٹھتے ہیں، لاہور سے آتے ہیں اور عدالت میں جاتے ہیں اور عدالت میں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Decorum please, decorum please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: حاضری اپنی بیٹی کے ساتھ دیتے ہیں، اس کی بیوی کلثوم بی بی کی بیماری کا سب نے کہا کہ یہ سیاست ہے اور اس میں بھی گورنمنٹ نے یہی کیا اور وہ مر گئیں اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! آرڈر پلیز! لاء منسٹر صاحب! لاء منسٹر صاحب! ان کو واپس لے جائیں، ان کو اپنی سیٹ پر بھیجیں، انہیں اپنی سیٹ پہ بھیجیں۔ (شور اور قطع کلامیاں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! سنجیدگی ہونی چاہیے، سپیکر کو بھی وزیر اعلیٰ کو بھی اور سب کو سنجیدہ ہونا چاہیے، ورنہ اسی طرح جو آج نواز شریف کے ساتھ ہو رہا ہے، پانچ سال بعد آپ لوگوں کے ساتھ بھی یہی ہو گا، آپ لوگوں کیلئے بھی کوئی آواز اٹھانے کیلئے نہیں ہو گا اور یہ اللہ کی لاٹھی ہو گی اور آپ لوگوں کے سر پہ ہو گی اور ہمیں دکھائی دے رہا ہے کہ یہ جلد از جلد آپ لوگوں کے ساتھ بھی ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب! یہ قانون دان ادھر قانون سازی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کوئسچن کر لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور ہمیں انکی صحت، چونکہ نواز شریف خود ہر پیشی کیلئے آ رہے ہیں، اپنے آپکو، اپنی بیٹی کو انہوں نے احتساب کیلئے حاضر کیا، اس طرح اور کوئی بھی نہیں کر سکے گا لیکن انکی جب بیوی بھی باہر بیمار تھی تب بھی نواز شریف کو اور ان کی بیٹی کو پاکستان لایا گیا اور ان کو ادھر جیل میں ڈالا گیا اور ان کی بیوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کے علاج میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ابھی دوبارہ ان کے ساتھ یہی ہو رہا ہے کہ وہ بیمار ہیں اور سیریس ہیں اور نواز شریف کو Bail نہیں دے رہے اور ان کو اب زبردستی ایک سول ہاسپٹل میں ڈال کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ عدالت کا مسئلہ ہے، میرا، اس ہاؤس کا مسئلہ تو ہے نہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:: کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 731، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 731 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں تعلیمی انقلاب سے متاثر ہو کر پرائیویٹ سکولوں کے طلباء وطالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع پشاور میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء و طالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا، ان کے نام، کلاس اور گزشتہ سکولوں کے نام فراہم کئے جائیں؟

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع پشاور میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء و طالبات نے سرکاری سکولوں (مردانہ /زنانہ) میں داخلہ لیا، ان کے نام کلاس، گزشتہ سکول کے ناموں کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔)

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب! میرا کوئسچن 731 ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں تعلیمی انقلاب سے متاثر ہو کر پرائیویٹ سکولوں کے طلباء و طالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا تھا، جواب ہاں میں آیا ہے سر! میں نے اس میں ان سے پوچھا ہے کہ مجھے اس کی تفصیل دیں تو کچھ تفصیل (ب) میں ہے لیکن اور کوئی تفصیل مجھے نہیں دی گئی کہ کون سے سکولوں سے کہاں سے، کون سے پرائیویٹ سکولوں سے سٹوڈنٹس آئے ہیں، ان کا ریزلٹ بھی تو آپ دیکھیں، 58 پرسنٹ بھی اس دفعہ Last year نہیں آیا تھا، 58 ہزار بچے فیل ہو چکے تھے، تو یہ کس طرح سرکاری سکولوں سے بچے پرائیویٹ سکولوں سے سرکاری سکولوں میں کس طرح سے آئے ہوئے ہیں؟ اور محکمے نے ہمیں Complete answer تک نہیں دیا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آپ کے کمپیوٹر پر موجود ہے، آپ Desktop پر کھولیں، ڈیٹیلز ساری موجود ہیں، سکولوں کے نام سارے آئے ہوئے ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سر! یہ میرے کمپیوٹر میں کوئی بھی نہیں ہے، آکر مجھے دکھائیں، میں نے خود چیک کیا ہوا ہے، صرف یہی لکھا ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن ہمارے پاس تو اس میں ہے، آپ چیک کریں ذرا، یہ تو 4 ہزار 47 نمبر تک کی لسٹیں موجود ہیں ہمارے پاس، یہ سکولوں کے نام، سارے سکولوں کے نام موجود ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کہاں ہیں؟ یہ کوئسچن ہے لیکن ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا کوئسچن نمبر 731 ہے،آپ اس میں دیکھیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! یہ جو ڈیٹیل آئی ہوئی ہے، یہ ابھی مجھے ملی ہے، Right nowاور اس کو میں جاکر ہر سکول میں چیک کروں گی تو اس کے بعد پھر بات کریں گے، اس کوئسچن پر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کیونکہ ڈیٹیل ابھی آئی ہے تو اس کو دوبارہ آپ جس طریقے سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ بالکل Correct، کیونکہ ان کے Answers بھی جو ہیں، میرا دوسرا کوئسچن ہے، اس میں بھی دیکھ لیں تو اس کا، I don't know کہ کس طرح ان لوگوں نے دو اور تین اور چار لکھے ہیں کہ اتنے بچے سکول میں آئے ہوئے ہیں لیکن Last year کا جو ریزلٹ تھا اس میں اٹھاون ہزار بچے فیل ہو چکے تھے۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن، بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر! سوال نمبر 731 جو پرائیویٹ، اس کی Attachment already اس میں ہے، اس میں ثوبیہ بی بی نے دیکھ لی ہے اور آپ جہاں بھی جانا چاہیں میں آپ کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بندے آپ کے ساتھ بھیج دوں گا، آپ پورے سکولوں کا وزٹ کریں اور جو بچے پرائیویٹ سکولوں سے سرکار سکولوں کی طرف آئے ہوئے ہیں، آپ خود ان کو چیک کرلیں۔

Mr. Speaker: Question No.730, Sobia Shahid Sahiba.

* 730 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2016ء میں ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایک آرڈر جاری کیا تھا جس کے تحت پشاور کے تمام نجی سکولوں کو گرمی کی تعطیلات کے دوران طلباء وطالبات سے صرف ٹیوشن فیس وصول نہ کرنے کا پابند کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آرڈر پر صوبائی حکومت نے کتنا عملدرآمد کروایا ہے، نیز حکومت نے حکم عدولی کرنے والی سکول انتظامیہ کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاءاللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، مذکرہ آرڈر موجود ہے۔

(ب) اس سلسلے میں BISE Peshawar نے مراسلہ نمبر 605/DRD/BISEP بمورخہ 27-08-2015ء اور مراسلہ نمبر 172/DRD/BISEP بمورخہ 13-05-2016، جس کی کاپی موجود

ہے، کو تمام تعلیمی اداروں کو ہدایات جاری کیں کہ ٹرانسپورٹ فیس، چھٹیوں کی ایڈوانس فیس وصول نہ کریں ورنہ سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس کے بعد بورڈ ہذا کو والدین اور طلباء وطالبات کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی، مزید برآں پرائیویٹ سکولوں میں چیک اینڈ بیلنس کیلئے سال 2017ء میں پرائیویٹ سکول ریگولیٹری اتھارٹی بنا دی گئی ہے، اگر کسی قسم کی کوئی شکایت ہو تو اتھارٹی ہذا سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جناب سپیکر صاحب! سال 2016ء میں ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایک آرڈر جاری کیا تھا جس کے تحت پشاور کے تمام نجی سکولوں کو گرمی کی تعطیلات میں طلباء اور طالبات سے صرف ٹیوشن فیس وصول نہ کرنے کا پابند کیا تھا۔ سر! یہ جواب جو انہوں نے دیا ہے، آج بھی دیکھیں کہ ان بچوں کے Parents آئے ہوئے ہیں کہ ابھی جنوری، فروری، مارچ، جون اور جولائی کی بھی جو فیس ہے، وہ ساری وصول کر چکے ہیں اور دوسرا انہوں نے ایک نمبر دیا ہے کہ آپ چیک اینڈ بیلنس کیلئے اس نمبر پر کال کریں، اگر آپ کو کوئی شکایت ہو تو، لیکن ابھی آپ اپنے ہی فلور سے، اپنے ہی موبائل سے یا ادھر سے ابھی کال ملائیں، یہ نمبر ہمیشہ بند رہتا ہے، یہ والدین کی ساری شکایتیں ہیں کہ یہ نمبر ہمیشہ بند رہتا ہے، لوگ شکایات بھی کر رہے ہیں لیکن اس کا کوئی نہیں ہے کہ جو اس کا جواب دے سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایجوکیشن منسٹر۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں بتادوں کہ 2016ء میں ڈپٹی کمشنر پشاور نے ایک آرڈر جاری کیا تھا جس میں اس وقت لوگوں کی طرف سے جو اعتراضات تھے اس پر ڈپٹی کمشنر صاحب کی طرف سے ایک آرڈر جاری ہوا اور اس میں پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ کمٹمنٹ ہوئی اور اس کے بعد ہمارے صوبے کی اپنی ایک ریگولیٹری اتھارٹی 2017ء میں بنی اور وہ 2017ء سے اپنا کام بڑے طریقے سے کر رہی ہے لیکن جو مسئلہ ہمیں پیش آرہا ہے، وہ یہ کہ جب ہماری ریگولیٹری اتھارٹی اپنا کام کرتی ہے اور فیصلہ Impose کرتی ہے تو اس کے بعد یہ سارے عدالت میں چلے جاتے ہیں اور عدالت کی طرف سے ایک آرڈر آتا ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا جو کام ہے وہ ذرا رکا رہتا ہے۔ ابھی بھی سپریم کورٹ کی جانب سے ایک آرڈر آیا ہوا ہے اور اس کو اسی طریقے سے ہم Implement کر رہے ہیں کہ جو فیسوں کا ایک سٹرکچر بنایا گیا ہے اور ہم نے Regulate کر دیا ہے، سارے جو بڑے سکول ہیں، جتنی فیسوں کے متعلق اس کو ہم نے Regulate کر دیا ہے، پھر بھی اگر ثوبیہ میڈم کو کوئی اس طرح مزید اس کی Clarity

کی ضرورت ہو تو وہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ، ان سب کو بلا کر ان کے ساتھ بٹھا کر مزید ان کو Clarity دینے کیلئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میری عرض یہی ہے کہ اس پر تھوڑا کام کیا جائے، باقی ضیاء بھائی سے میں مطمئن ہوں، ان شاء اللہ Helpful ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No.729, Sobia Bibi.

*729 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر کے سکولوں میں فرنیچر کیلئے اربوں روپے مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ حکومت نے اب تک کوہاٹ ڈویژن میں کتنے سکولوں کو فرنیچر مہیا کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) کوہاٹ ڈویژن میں جتنے سکولوں کو فرنیچر مہیا کیا گیا ہے کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ضلع	مردانہ سکول(فرنیچر)	زنانہ سکول(فرنیچر)	ٹوٹل
1	کوہاٹ	404	67	471
2	ہنگو	281	77	358
3	کرک	229	139	368
ٹوٹل	کوہاٹ ڈویژن	914	283	1197

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! کوسچن نمبر 729 میں حکومت نے جواب دیا ہے کہ صوبہ بھر کے سکولوں میں فرنیچر کیلئے اربوں روپے مختص کئے ہیں، اس میں تمام ڈسٹرکٹس کے ہیں، جواب میں آیا ہے کہ کوہاٹ، ہنگو، کرک اور جو کوہاٹ ڈویژن کے ہیں، تو میرے جنوبی اضلاع کے وہ بھائی جو ایم پی ایز ہیں، میں ان سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اگر وہ لوگ مطمئن ہیں اپنے اپنے حلقے کے سکولوں سے تو اگر یہ One by one اٹھ جائیں اور اس پر بحث کریں اور بتائیں کہ کتنے سکولوں میں فرنیچر ہے اور کتنوں میں نہیں، آیا وہ Satisfied ہیں کہ نہیں؟ تو پلیز سر! آپ میرے ان ایم پی ایز، جو Elected ہیں ان کو موقع دیں تاکہ وہ اپنے سکولوں کے بارے میں بتا دیں، ہر ایم پی اے بتا دے۔

Mr. Speaker: Any supplementary? No, Minister Sahib.

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر! فرنیچر کے حوالے سے تفصیل بھی اس میں پوری دی گئی ہے، پورے کوہاٹ ڈویژن میں جتنے بھی سکولوں کو فرنیچر مہیا کیا گیا ہے اور میں مزید بھی یہ Addition کروں گا کہ اس دفعہ ہماری پانچ سالوں کی پلاننگ ہے، اس میں ہم نے یہ پلان کیا ہوا ہے کہ ہم ہر بچے کو سکول میں کرسی فراہم کریں گے اور جو ہمارا موجودہ فرنیچر کا جو سٹرکچر ہے، اس کو بھی چھوٹا کر رہے ہیں، پہلے وہ بڑے بینچ اور ڈیسک ہوا کرتے تھے، ابھی اس کو ہم مزید چھوٹا کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ کرسیاں بھی آئیں اور زیادہ سے زیادہ سٹوڈنٹس کو ہم دیں کیونکہ ہمارے کلاس رومز چھوٹے ہوتے ہیں اور اس میں تعداد زیادہ ہوتی ہے تو بینچ کا ہمیں مسئلہ آرہا تھا، اب اس کو بھی ہم چھوٹا کر رہے ہیں تو یہ ان شاء اللہ میں آپ لوگوں کو، 31 مارچ کی ہم نے ایک ڈیڈ لائن دی ہوئی ہے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہ جن سکولوں میں فرنیچر نہیں پہنچا ان تک ابھی یہ فرنیچر پہنچا دیں، تو معزز ممبران سے میری یہی ریکویسٹ ہوگی کہ وہ اپنے حلقوں میں مختلف سکولوں کا وزٹ کریں، اگر کسی سکول میں فرنیچر نہیں پہنچا تو یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ ہمیں اس کی ڈیٹیل دیں، باقی ان شاء اللہ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم ہر سکول میں ان شاء اللہ، ہر بچے کو فرنیچر مہیا کریں گے، ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Question No. 728, Mohtarma Sobia Shahid Sahiba.

* 728 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں گرلز کمیونٹی سکولز بنائے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کی وضاحت کی جائے، ان کی تشکیل کا طریقہ کار کیا ہے، نیز ان کو فنڈ کہاں سے ملتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) گرلز کمیونٹی سکولز حکومت خیبر پختونخوا کا وہ تعلیمی منصوبہ ہے جس میں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن مقامی آبادی کی مدد سے کمیونٹی کی حدود میں بچیوں کیلئے پرائمری سکولز قائم کرتی ہے، یہ کمیونٹی سکولز ان ضرورتمند اور تعلیم سے محروم علاقوں میں قائم کئے جاتے ہیں جہاں بچوں بالخصوص بچیوں کیلئے مفت تعلیمی سہولیات میسر نہ ہوں۔ صوبے کے تمام اضلاع میں ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ضلعی دفاتر موجود ہیں جو اہلیان علاقہ کی درخواست پر موقع کا معائنہ کرتے ہیں اور مروجہ قوانین وضوابط کے مطابق سفارشات مرتب کرتے ہیں تاکہ تمام ضرورت مند علاقوں کے بچوں،

بچیوں کو بنیادی تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جاسکے، ان منصوبوں کیلئے درکار رقم صوبائی حکومت فراہم کرتی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! پہلے میں اس فرنیچر والے معاملے میں بتادوں کیونکہ میں خود پشاور کے گاؤں جھگڑا کے سکولوں کا وزٹ کرچکی ہوں جہاں پر یہ ساری سہولتیں نہیں ہیں۔ چونکہ یہ کوئسچن کوہاٹ کا تھا جہاں میں نے وزٹ نہیں کیا، کسی نے بتایا ہے لیکن ادھر ابھی بھی بچے ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں، ان کے پاس کوئی، جو غریب بچے ہیں ان کے پاس کوئی سہولت نہیں ہے، پنسل اور یہ چیزیں دینے کیلئے جو پلان میں ہے ابھی تک اس طرح کچھ بھی نہیں ہے۔ چونکہ ضیاء بھائی خود ادھر سے ہیں اور یہاں کے ایجوکیشن کے منسٹر بھی ہیں تو ان کو خود اس کی نگرانی کرنی چاہیے اور ہر ممبر کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں جائیں اور جتنے بھی سکولز ہیں، کیونکہ سب سے زیادہ جو ہیں، کم سے کم جو ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں اور جن کو یہ سہولتیں پانی کی، بجلی کی سہولتیں جن جن سکولوں میں نہیں ہیں یہ Basic facilities ان کو ضرور مہیا کریں۔ میرا اس کوئسچن کا صرف یہی مقصد تھا کہ یہ Ensure کرائیں، یہ معمولی بات نہیں ہے، یہ ہماری قوم کے بچوں کی، ہمارے معاشرے کی، ان کی جو نفسیات ہیں، ان کا جو ذہن ہے، وہ جس مشکل سے آتے ہیں، اسی فلور پر پانچ سال پہلے 2013ء کی بات ہے، پرویز خٹک صاحب نے بتایا تھا کہ ابھی جو انگلش میڈیم اور اردو میڈیم سکولز ہیں وہ سب برابر ہوں گے لیکن چھ سال گزر گئے ہیں اور وہی حالات ہمارے پورے صوبے کے ہیں، ابھی بھی کوئی چینج نہیں آئی، ابھی بھی آپ دیکھیں، آپ سب جو ممبران ہیں وہ اس کے ذمہ دار ہیں اور اللہ کو جواب دیں گے۔ ابھی بھی اگر میں یہ کہوں سپیکر صاحب! آپ کے ہی حلقے میں اگر آپ جاکر دیکھیں تو ابھی بھی لوگ ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں، اسی طرح جھگڑا میں بھی جائیں، میں خود گئی ہوں، جو فنانس منسٹر کے حلقے کے سکول ہیں، میں ابھی نام ان کو بتادیتی ہوں، دو دفعہ میں وزٹ کرچکی ہوں، وہاں کے بچے ابھی تک ٹاٹ پر بیٹھتے ہیں اور دیواریں بھی گر رہی ہیں۔ اسی طرح ہر ایک ممبر اپنے اپنے، سب سے پہلے جو Basic ہے وہ یہی پرائمری سکولز ہیں، آپ وہاں جائیں اور وزٹ کریں اور دیکھیں کہ کتنے بچے، کتنی ہماری آنے والی نسل جو ہے وہ ٹاٹوں پر ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! جس طرح ثوبیہ میڈم کام کررہی ہیں، تمام پارلیمنٹیرین کو ایسا ہی کام کرنا چاہیے کیونکہ ایجوکیشن صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے تمام پارلیمنٹیرین کی ذمہ

داری ہے۔ اپنے اپنے حلقوں میں جائیں اور ایک پروفارما بھی ہم آپ لوگوں کیلئے تیار کر رہے ہیں، ہر ایم پی اے کیلئے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے میں تمام سکولوں کا وزٹ کریں گے اور وہ چیک لسٹ جو آپ لوگوں کو ہم مہیا کریں گے، وہ آپ لوگ ہمیں رپورٹ کریں گے کہ جس سکول کا آپ نے وزٹ کیا، آیا وہاں پر فرنیچر موجود تھا، باؤنڈری وال تھی، بجلی تھی کہ نہیں تھی؟ تو یہ چیز ہم آپ لوگوں کو Provide کر رہے ہیں کیونکہ میرے خیال میں بہت سارے ایم پی ایز اپنے اپنے حلقوں میں، ہمارے حلقے میں اگر تقریباً بیس پچیس سکول بھی ہوں تو Hardly ہم نے کبھی پانچ چھ سکولوں کا وزٹ نہیں کیا ہوگا، تو یہ پروفارما جو ابھی فائنل سٹیج میں ہے، وہ آپ لوگوں کے ساتھ ہم شیئر کریں گے اور یہ تمام پارلیمنٹیرین کیلئے ہوگا کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں وزٹ کریں کیونکہ Already ایک فنڈ ہے تو وہ فنڈ ہم اسی طریقے سے لگائیں گے، آپ لوگوں کی مشاورت سے، آپ لوگوں کی جانب سے ایک چیز آئے کہ ہمارے سکول میں یہ چیز کم ہے۔ باقی فرنیچر کے حوالے سے میں آپ کو بتادوں کہ فرنیچر، جس سکول میں آپ گئی تھیں، جہاں پر ٹاٹس آپ کو نظر آرہی تھیں وہاں پر فرنیچر گیا ہوگا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ کلاس روم چھوٹا ہے اور اس میں بچے زیادہ ہوتے ہیں تو وہاں پر فرنیچر تمام بچوں کیلئے نہیں ہو سکتا، اب اس لئے میں نے آپ کو کہا کہ جی ہم اس کو چینج کر رہے ہیں، ہم اس فرنیچر کا سائز چھوٹا کر رہے ہیں تاکہ ہر بچے کو وہ فرنیچر ملے اور یہ 31 مارچ کا میں نے جو آپ کو بتایا ہے، 31 مارچ تک ہم نے تمام سکولوں میں فرنیچر مہیا کرنا ہے، ہم نے وہاں پر پہنچانا ہے، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ، جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں، بڑے شریف آدمی ہیں، کوہاٹ ڈویژن کا سوال تھا اور انہوں نے جو بات کی کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے میں جا سکتا ہے، اپنے جتنے بھی سکول ہیں، اگر ان کی باؤنڈری وال نہیں، اس کو Recommend کر سکتا ہے لیکن میں ان سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ خود اپنے تمام ڈسٹرکٹس کے ای ڈی اوز کو یہ بتادیں تو میرے خیال میں اس کیلئے یہ اچھا ہوگا کہ وہ ہمیں کمرے کی بھی، یہ ہمارے ساتھ مشاورت نہیں کرتے، میرے حلقے میں تین سکول اپ گریڈ ہوگئے، مجھے اخبار کے ذریعے پتہ لگا کہ وہ اپ گریڈ ہوگئے ہیں، تو کم از کم اگر منسٹر صاحب اپنے حلقے میں، جس طرح انہوں نے اسمبلی کے فلور پر کہا، تمام ای ڈی اوز کو بتادیں کہ وہ ہر حلقے کے نمائندے کے ساتھ رجوع کریں تو میرے خیال میں میں یہ بالکل کلئیر کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے سکولوں میں کافی اصلاحات

کی ہیں، کافی کام ہوا ہے، اگر کام مشاورت سے ہو تو میرے خیال میں حکومت کی بھی عزت ہو گی اور منسٹر صاحب کی بھی عزت ہو گی اور ای ڈی ای اوز کو ایک وہ کروالیں کہ اس کے Basic facility کے جتنے فنڈز ہیں وہ خود۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

میاں نثار گل: Nighat Bibi, just a minute سوال جب شروع ہو تو پلیز، میرے خیال میں فنڈز کافی ہیں لیکن اس پر مشاورت نہیں ہوتی، اگر مشاورت ہو تو میں خود بتا سکتا ہوں کہ کتنے سکولوں میں کتنے کمروں کی ضرورت ہے؟ لیکن آج تک ہمارے ساتھ ڈسٹرکٹ لیول پر کوئی بھی مشاورت نہیں ہوئی ہے اور میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ وزٹ کر لیں، ہم وزٹ کرتے رہتے ہیں لیکن اپنے ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا بتا دیں کہ وہ اس حلقے کے منتخب نمائندوں کے ساتھ مل بیٹھ کر یہ مشاورت کر لیں تو بہت اچھا ہو گا۔ تھینک یو ویری مچ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: محمود بیٹنی صاحب کر لیں، پھر آپ کر لیں۔

جناب محمود احمد خان: چلیں جی، نگہت بی بی پہلے کر لیں۔

جناب سپیکر: کریں، نگہت بی بی کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر! جیسا کہ منسٹر ایجوکیشن نے بات بتائی ہے تو انہوں نے تو خود اپنے بیان کو Contradict کیا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ تمام لوگوں کو ہم ایک پروفار مادیں گے اور وہ جائیں گے، انہوں نے جو تمام میل حضرات ہیں، ان کا فیمیل سکولوں میں جانا بند کیا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے سر! ایک خاص جو کوسچن ابھی آیا ہے، اس پر میں نے باقاعدہ طور پر ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا ہے جس میں فرنیچر کی مد میں تقریباً اربوں روپے مختص کئے گئے تھے لیکن ان اربوں روپوں کا کچھ پتہ نہیں چلا اور باقی جو یہ کہہ رہے ہیں کہ فرنیچر کی جو سائز ہو گی تو وہ تو بار بار ٹوٹا جائے گا، اس کیلئے کام ایک ہی دفعہ ہونا چاہیے اور ایک ہی دفعہ اس کو بنانا چاہیے تاکہ بار بار ہماری قوم کا جو پیسہ ہے وہ اس پر خرچ نہ ہو سکے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: محمود بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی سپیکر صاحب! زه د منسټر صاحب شکریه ادا کوم چې څنګه دوئ اووئیل چې په مشاورت باندې به دا کار کیږی، ډی ای اوز ته به مونږ وایو د فرنیچر په حواله سره چې دوئ مشوره نه کوی، زما په ټانک ډسټرکټ کښې ډی ای او سره دوه چارجز دی، ټانک او لکی دواړه داسې ګرم بازار جوړ دے چې په ټرانسفر پوسټنګ باندې پیسې اخلی، کهلې عام ئے اخلی، پی ټی سی ټیچر اوس په معذوره کوټه باندې ئے شپږکسان لګولی دی، نوجوانان کسان دی، دوئ دې ریکارډ رااوغواړی، د ټولو نه ئے تین تین لاکھ، دوه دوه لاکهه روپئ اغستی دی، عام بازار شروع دے چې فرنیچر چاته ورکوی، په هغې باندې پیسې اخلی، چې کمره چاته ورکوی، په هغې باندې پیسې اخلی، دا څنګه تبدیلی ده؟ سپیکر صاحب! مونږ دا د منسټر صاحب په نوټس کښې راولو چې یو سړی سره دوه چارجز دی، کم از کم دې د مونږ ته ډی ای او راکړی، سمری ئے تلې ده وزیر اعلیٰ صاحب ته چې هغه اوشی، دا کومه خبره ده چې پی ټی سی ماسټر راځی میډیکل بورډ باندې، سپیکر صاحب! په ښکاره ئے ورته وئیل چې ماته به پیسې راکوې، زه به آرډر کوم، آخر که دا حکومت وی او که داسې پالیسی وی خو منسټر صاحب دې واضحه کړی چې واقعی دا پالیسی ده چې کلاس فور ریټائر کیږی، دې ورته وائی چې 70 هزار به راکوې، آخر مونږ چاته فریاد اوکړو؟ دا مونږ د منسټر صاحب په نوټس کښې راولو چې د فرنیچر او ورسره د کمرو دې خبرو باندې ایکشن واخلئ چې کم از کم داسې زیادتې خو دې نه کیږی۔

جناب سپیکر: بیٹنی صاحب! دیکھیں جو چیز چل رہی ہے،Relevant to that ہی بات کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ سپلیمنٹری کو ئسچن کیا کریں۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! اسی کو ئسچن کے ساتھ میں یہ والا سوال بھی کر رہا ہوں تو ایک یہ بات بھی منسٹر کے نوٹس میں ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: Speech کی بجائے سپلیمنٹری کو ئسچن کیا کریں، ورنہ سارا ٹائم ایسے ہی گزر جاتا ہے۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ، کو ئسچن نمبر 727۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب تو ابھی منسٹر صاحب نے دیا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جواب ہو گیا نا، میں نے دے دیا ہے، اس کے بعد آپ نے کیا ہے، 727 سے وہ مطمئن ہیں، ثوبیہ شاہد۔

Ms Sobia Shahid: Thank You, Thank you.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! اس کے بارے میں تو وزیر صاحب نے کچھ بھی نہیں کہا، کوئی جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب دیں جی، جواب تو انہوں نے پہلے دے دیا تھا۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! میں سٹارٹ لوں گا محمود بیٹنی صاحب سے، سب سے زیادہ پوسٹنگز ٹرانسفر کی جو Applications آتی ہیں وہ محمود بیٹنی صاحب کی ہوتی ہیں، میں ان کو اکثر، پوسٹنگ کینسل کروانا، دوبارہ کرنا، کینسل کرنا دوبارہ ان کو لگانا، تو میرے خیال میں میں تو سب پارلیمنٹیرینز کے ساتھ بہت طریقے کے ساتھ، ان کی پوسٹنگز ٹرانسفر میں ان کی سپورٹ کر رہا تھا لیکن وہ میں نے بین لگا دیا ہے، میں نے کہا کہ اب کوئی بھی بندہ پوسٹنگ ٹرانسفر کیلئے نہ آئے، بین ہے، بچوں کے Exams شروع ہیں اور 31 مارچ تک Totally ban ہے اور پوسٹنگ ٹرانسفر میں نہیں کرتا، آپ لوگوں کی Recommendations پر ہی میں پوسٹنگ ٹرانسفرز کرتا ہوں، ٹھیک ہے جی۔ دوسرا محمود بیٹنی صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر کرپشن کا بازار گرم ہے، تو آپ کا ڈسٹرکٹ ہے، آپ کا حلقہ ہے، آپ نے کبھی ہمیں رپورٹ ہی نہیں کی ہے، آپ آج رپورٹ کر رہے ہیں، پوسٹنگز ٹرانسفرز کیلئے جب آپ آرہے تھے تو آپ اس کرپشن کی بھی مجھے رپورٹ کرتے، اس پر اگر ہم ایکشن نہ لیں تو پھر ہم ذمہ دار، حکومت کس لئے بیٹھی ہوئی ہے ؟حکومت اس لئے بیٹھی ہوئی ہے کہ اگر اس طرح کے لوگ اس میں سسٹم میں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر باقی اضلاع میں بھی کوئی اگر اس طرح کر رہا ہے، کوئی ای ڈی او اس میں Involve ہے، کوئی اے سی اس میں Involve ہے تو میں Open آپ کو یہاں پر کہتا ہوں کہ اس کے خلاف ثبوت لے آئیں اور اگر اس کے خلاف ہم نے کوئی انکوائری نہ کی تو حکومت اس کی پھر ذمہ دار ہو گی۔ تو آپ لوگوں کی طرف سے کوئی چیز آتی نہیں، یہاں پر آپ نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو اب انکوائری بھی ہو گی، آپ اس میں شامل بھی ہوں گے، آپ نے اس چیز کو ابھی ثابت بھی کرنا ہے، آپ نے ثابت کرنا ہے اگر ڈی ای او نے ایسا کیا ہو گا تو اس پورے ہال کے سامنے کہتا ہوں کہ اس ڈی ای او کو ہم ان شاء اللہ سبق سکھا دیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ تحریک انصاف ایسی حکومت نہیں ہے کہ تحریک انصاف میں کوئی اس طرح کے معاملات ہوتے رہیں، تحریک انصاف کی حکومت بنی ہی اس لئے ہے یہاں پر انصاف پر مبنی نظام حکومت ہو

ان شاء اللہ۔ دوسرا نگہت بی بی نے سوال کیا ہے، نگہت بی بی، میں جو سسٹم آپ لوگوں کیلئے میں لے کر آ رہا ہوں، جیسا کہ میں نے پہلے بات کی کہ سکولوں کی یا ایجوکیشن کیلئے صرف حکومت ہی ذمہ دار نہیں ہے بلکہ تمام پارلیمنٹیرین کا یہ کام ہے کہ وہ صوبے کے تعلیمی نظام میں حکومت کا ساتھ دیں، اپوزیشن کے جو ممبرز ہیں جن کے حلقے ہیں، یہ جو پرفارما اب آپ لوگوں کو ہم دے رہے ہیں وہ اس لئے دے رہے ہیں کہ ایک تو آپ لوگ اپنے سکولوں کا وزٹ کر لیں گے، کم از کم آپ کے حلقے میں اگر 20 سکول ہیں تو کم از کم 20 سکولوں کا تو آپ وزٹ کر لیں، آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کے حلقے میں کتنے سکولز ہیں؟ میرے خیال میں بہت سارے ایسے پارلیمنٹیرینز، میں اگر اپنی بات کروں تو میں پچھلے پانچ سالوں میں چار پانچ سکولوں کے علاوہ میں زیادہ سکولوں میں نہیں گیا، اب اگر ایک چیز ہم آپ کو دے دیں گے تو یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری بھی آ جائے گی اور میری بھی آ جائے گی، میں بھی اپنے حلقے میں تمام سکولوں کا وزٹ کروں گا، آپ بھی اپنے حلقے میں وزٹ کر لیں گے۔ ہمارا ایک آئی ایم یو سسٹم ہے جو وہاں سے ہمیں رپورٹ کر رہا ہے، دوسرا ہمارا جو ڈسٹرکٹ آفس ہے وہ ہمیں رپورٹ کر رہا ہے، تیسرا جو ہم پارلیمنٹیرین، یہ ایک ایسا سسٹم ہم لے کر آ رہے ہیں کہ ہمارے پارلیمنٹیرین کو بھی پتہ ہو کہ وہ جس سکول میں بھی جائیں، ایک تو ان کو اپنے سکولوں کا پتہ ہو، باقی ان سکولوں میں آپ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہاں پر ٹیچرز کی کمی ہے، یہاں پر بجلی کا نظام ٹھیک نہیں ہے، تو آپ لوگوں کی جو مانیٹرنگ ہو گی تو آئی ایم یو اور ہمارے ڈسٹرکٹس آفس کو بھی یہ پتہ ہو گا کہ اب پارلیمنٹیرین جو ہیں وہ اس چیز کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ تو یہ چیز میں نے صرف آپ لوگوں کیلئے کی ہے کہ آپ لوگوں کو میں اس چیز میں Involve کر سکوں کیونکہ اکیلا حکومت کچھ نہیں کر سکتی، آپ تمام لوگوں کی Involvement ضروری ہے۔ اور میاں صاحب! آپ نے جو کہا ہے تو اس کیلئے ہم فرنیچر کی سائز اس لئے کم کر رہے ہیں کہ ابھی بھی آپ لوگ جہاں بھی جائیں وہاں پر بینچ اور ڈیسک پڑے ہوئے ہیں، وہ کلاس روم میں نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ کہیں باہر پڑے ہوتے ہیں، اب ان ساری چیزوں کو دیکھ کر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک بچہ، اگر اس کیلئے ایک چیئر، اور یہ ,For a long، یہ Long Time کیلئے ہو گا، ہم جو چیزیں لیکر آ رہے ہیں آپ لوگوں کے ساتھ ڈسکس کر کے یہ Long time کیلئے ان شاء اللہ ہوں گی اور یہ بڑی بڑی بینچز جن کی کمروں میں جگہ ہی نہیں ہوتی، تو ان شاء اللہ یہ جو سسٹم ہے یہ آپ لوگوں کیلئے ان شاء اللہ تمام پارلیمنٹیرینز کیلئے، پورے صوبے کیلئے اچھا سسٹم ہو گا، سر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 727، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! 727 تو ہو گیا ہے، 729 ہے ابھی۔

جناب سپیکر: 729 تو پہلے ہو گیا ہے، بس آپ کے کوئسچنز ختم ہو گئے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر! میرے دو کوئسچنز ہیں، 727 بھی ہے اور 728 بھی ہے۔

جناب سپیکر: ختم ہو گئے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! صوبے میں تعلیمی ایمرجنسی کے تحت ہر سال بچوں کو فری داخلے، فری داخلہ کیا جاتا ہے، جواب ہاں میں آیا ہے، جناب سپیکر صاحب! 2000ء سے جو ہزارہ ڈویژن کا ان لوگوں نے یہ دیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم سوال ہے، میں اس سے متعلق ایک ضمنی سوال بھی پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 728 کا تو Response دو دفعہ آ چکا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! یہ بہت اہم سوال ہے اور جو Response آیا ہے، اس سے ہم مطمئن نہیں ہیں اور اس پر تھوڑی ڈسکشن ہونی چاہیے اور یہ ایک اہم پروجیکٹ ہے اور یہ ابھی چل رہا ہے اور یہ بہت Important کوئسچن ہے اور سپلیمنٹری ہے، تھینک یو، سر! یہ کوئسچن نمبر 728 ہے، اس میں میرا سپلیمنٹری ہے، میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو گرلز کمیونٹی سکولز ہیں یہ پانچ سالہ پروجیکٹ ہے اور یہ 16-2015ء کی اے ڈی پی میں اس کیلئے پہلے پانچ سو ملین، پھر اس کو Enhance کر کے 1059 ملین مقرر کئے گئے۔ میرا یہ کوئسچن ہے کہ ضلع پشاور میں اس قسم کے کتنے سکول قائم ہو چکے ہیں اور کہاں کہاں پر ہیں؟ کیونکہ اب پانچ سال مکمل ہونے والے ہیں، انہوں نے مزید فریش سکولز نہیں دیئے تو میرا یہ کوئسچن ہے کہ ضلع پشاور میں گرلز کمیونٹی سکولز کہاں پر اور کب قائم ہوئے ہیں اور اب کس حالت میں ہیں؟ صرف یہ پوچھنا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! یہ کون سا کوئسچن ہے؟

جناب سپیکر: 728۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! سوال نمبر 728 ثوبیہ شاہد صاحبہ کا الگ سے ہے اور ایم پی اے صاحب نے میرے خیال میں کچھ اور سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: گرلز کمیونٹی ماڈل والا جو تھا اس کے اوپر کیا ہے میرے خیال میں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! ریکویسٹ یہ تھی کہ چونکہ کوئسچن نمبر جو ہے، It has been asked by the honourable Sobia Shahid, MPA، تو میری ریکویسٹ یہی ہے، یہ Important ہے، سپلیمنٹری ضرور آنا چاہیے لیکن پہلے ان کو جنہوں نے کوئسچن کیا ہے، آپ ان سے تو پوچھیں وہ مطمئن ہیں یا کوئی سپلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہ رہی ہیں؟ اگر اس کے بعد وہ کرنا چاہ رہی ہیں تو اس کے بعد ان کا Legal right ہے، لیکن کم از کم موؤر کو پہلا چانس دینا چاہیے، میری یہی ریکویسٹ ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں، جناب سپیکر! میں بھی اس ہاؤس کا ممبر ہوں اور اس ایوان کے ہر ممبر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی بھی سوال یا ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے، آئین بھی ہمیں یہ حق دیتا ہے اور کوئی بھی سوال پوچھنا یہ ہمارا Legal right ہے۔

وزیر قانون: سر! موؤر چونکہ موجود ہے، موؤر کو پہلا چانس دینا چاہیے، وہ بھی آپ کی اپوزیشن والی ہیں ہماری گورنمنٹ والی تو نہیں ہیں، آپ پہلے کوئسچن موؤر سے تو پوچھ لیں نا، پہلے کوئسچن کا Answer سن لیں پھر سپلیمنٹری پوچھیں۔

جناب سپیکر: موؤر تو مطمئن ہیں میرے خیال میں، ثوبیہ بی بی، 728 سے آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! 728 میں۔

جناب سپیکر: 728 سے آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، مطمئن نہیں ہوں، 728 تو ابھی ہو گا، اسی کیلئے تو میں بول رہی ہوں، میں ادھر دیکھ رہی ہوں، اب آپ لوگ، ہر بندہ اپنے اپنے View میں جائے، اس میں Feasibility report مجھے دی گئی ہے، یہ کس چیز کی Feasibility report ہے؟ میں نے تو ان سے یہ مانگا ہے کہ خیبر پختونخوا میں جو پانچ سالوں میں ان لوگوں نے کیمونٹی گرلز سکولز، یہ کوئسچن میں نے اپنے دیر کیلئے کیا ہے کیونکہ جب بجٹ کا سیشن تھا اور میں اس پر اٹھی تھی اور میں نے کوئسچن کیا تھا کہ ہمارے 'خال' میں ابھی بھی لڑکیاں لڑکوں کے ساتھ سکولوں میں بیٹھتی ہیں جس سے بڑے بڑے مسئلے آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئسچن کریں نا، دیکھیں ٹوٹل ٹائم پانچ سات منٹ رہ گیا ہے اور ابھی بہت سے کوئسچنز رہتے ہیں، ابھی میں زیادہ ٹائم نہیں دوں گا، سپلیمنٹری کوئسچن کریں، Answer be taken as read, supplementary please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر، کوئسچنز تو رہتے ہیں لیکن آپ اس View میں دیکھیں کہ میں نے کوئسچن کچھ اور کیا ہے سر! میں نے کوئسچن یہ کیا ہے کمیونٹی سکولز، لیکن مجھے جو View میں اس کا جواب آیا ہے، Feasibility report میں آ رہی ہے، آپ خود بھی اپنے کمپیوٹر پر دیکھیں کہ یہ کس طرح کا Answer مجھے محکمے نے دیا ہے؟ یہ ٹھیک نہیں ہے سر! اس کا جواب مجھے منسٹر صاحب ذرا بتائیں، میں نے کوئسچن کچھ اور کیا ہے جواب کچھ اور ملا ہے تو اس کیلئے ہمیں کنفیوز کر رہے ہیں، یہ اس چیز کا جواب نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے، خوشدل خان صاحب! سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ تو میں نے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: کر دیا، آپ کا ہو گیا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ تو میں نے کر دیا ہے لیکن اس کا جواب دے دیں کہ کتنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن، شارٹ، جلدی سے کیونکہ زیادہ کوئسچنز رہتے ہیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر! ثوبیہ میڈم نے جو سوال کیا ہے اس سوال کے Against آپ کو وہ جواب ہم نے دیا ہوا ہے، اگر آپ اس کو دیکھ لیں، آپ نے سوال کیا ہے کہ صوبے میں کمیونٹی گرلز سکولز بنائے گئے ہیں؟ تو ہمارا جواب ہے جی ہاں، اور اس کے بعد جو آپ کا سوال ہے اس کا بھی جواب یہ ہے کہ ہمارا ایک سسٹم ہے ایلیمنٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن، اس کے ذریعے ہم ان جگہوں پر سکول بناتے ہیں، کمیونٹی سکولز بناتے ہیں جہاں پر ہمارے اپنے سکول یا تو نہ ہوں یا اگر وہاں پر بہت زیادہ Burden ہو، وہاں پر ہم لوگوں کے ساتھ مل کر سکول بناتے ہیں اور اس کیلئے جو آپ نے فنڈز کی بات کی ہے کہ فنڈز کہاں سے آتے ہیں؟ تو فنڈز اس کو حکومت ہی مہیا کرتی ہے، تو یہ آپ کے سوال کا جواب ہے۔ اگر آپ کو اس میں مزید Clarity کی ضرورت ہو تو آپ بتا دیں، اس میں ہم ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے آپ کو مزید Clarity کروا دیں گے اور جو خوشدل خان صاحب کا سوال تھا تو وہ اسمبلی میں سوال دیں، ڈیپارٹمنٹ آپ کو، پھر ہم اس کا جواب دے دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں جی، نئے سوال کے بجائے آپ ہمیں صرف یہ بتادیں کہ پشاور کے سکولوں کی تعداد کتنی ہے، پشاور میں کتنے سکول بنائے گئے ہیں؟

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تو کتنے سکولز بنائے گئے ہیں وہ ڈیپارٹمنٹ، جب آپ کا سوال چلا جائے گا تو ڈیپارٹمنٹ جواب دے دے گا اور آپ کو پھر ہم Invite کر دیں گے کہ آپ آئیں اور سکولوں کا وزٹ کروادیں گے آپ کو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں بھی یہی کہنا چاہتا ہوں کہ پشاور میں سکولوں کی تعداد معلوم ہو جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں یہ تو فریش کوئسچن بنتا ہے کہ ضلع پشاور میں کتنے کیمونٹی سکولز بنائے گئے؟ آپ فریش کوئسچن دیں تاکہ وہ ڈیپارٹمنٹ سے Answer لے کر آپ کو بھیجیں، ابھی تو ان کا کوئسچن چل رہا ہے، اس کے اوپر آپ سپلیمنٹری کر سکتے ہیں، منسٹر صاحب افلاطون تو ہیں نہیں کہ سارے صوبے کے سکولوں کا آپ کو بتادیں کہ کس شہر میں کتنے ہیں، That is a fresh Question۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! فریش کوئسچن بنتا ہے۔ کوئسچن نمبر 727، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! اگر اس کوئسچن کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

Mr. Speaker: 727?

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی ہاں، 727، اس کیلئے میں ریکویسٹ کرتی ہوں تاکہ اس پر ورک کیا جائے، یہ ہماری نسل کی ہمارے جو پرائمری سکولوں کے بچے ہیں، ان کے مستقبل کی بات ہے۔

جناب سپیکر: کون سے کوئسچن کی آپ بات کر رہی ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! یہ کیمونٹی گرلز سکولز، جہاں سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیمونٹی والی بات تو ختم ہو گئی ہے، آپ ابھی تک ادھر ہی ہیں، دو دفعہ اس پر ہم واپس جا چکے ہیں، آپ 727 پر آجائیں نا، وہ ہو گیا ہے، جواب دے دیا ہے انہوں نے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو اس پر تو میں نے کوئی لیس نہیں کیا ہے، سر! جو جواب مجھے ملا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، اگر اس پر کمیٹی بنادی جائے، جہاں جہاں بھی، جیسا کہ ہمارا دیر ہے، تورغر ہے، اسی

طرح اور بھی، کوہستان ہے، جہاں پر ابھی تک لڑکیوں کیلئے سکولز نہیں ہیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ بیٹھتی ہیں اور اس طرح کوئی ان کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو پرائمری سکولز ہیں نا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی پرائمری سکولوں کا کہہ رہی ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: بنگش صاحب۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ صحیح پتہ چل سکے۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں جی کہ کوئسچن نمبر 728 کو کمیٹی کو ریفر کریں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دیکھیں، سپیکر صاحب! جو جو سوال آتا ہے، اس سوال کے مطابق ہم جواب دیتے ہیں، اگر ان کے سوال میں یہ ہوتا کہ اس طرح کتنے سکولز ہیں اور ان سکولوں میں بچیاں اور بچے ساتھ پڑھ رہے ہیں، ان کی تعداد بھی پوچھ لیتے تو ہم ان کی تعداد بھی دے دیتے، تو ابھی یہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی لئے میں نے کہا ہے کہ یہ فریش کوئسچن بنتا ہے۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی ہاں، تو نیا سوال لے کر آپ آ جائیں، ہم آپ کو اس کا مکمل جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 727، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 727 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر تعلیم ابتدائی وثانوی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تعلیمی ایمرجنسی کے تحت ہر سال بچوں کا فری داخلہ کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 17-2016ء کے دوران ہزارہ ڈویژن میں کتنے بچوں / بچیوں کا اندراج ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب)ہزارہ ڈویژن میں 17-2016ء کے دوران کل اندراج شدہ بچوں / بچیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Division	Districts	Enrollment according to the annual school census		Enrollment during (OCT/Nov)	
Hazara		Year 2015	Year 2016	Year 2017	Year 2018
	ABBOTTABAD	230,521	183,959	198,253	190,053
	BATAGRAM	64,420	64688	74,697	75,219
	KOHISTAN	45,187	47,112	74,999	69,065
	HARIPUR	151,667	149,084	159,482	152,774
	TORGHAR	25,377	25,957	27,797	26,062
	MANSEHRA	238,787	239,353	265,835	257,738
	TOTAL	755,959	710,153	801,063	770,911

محترمہ ثوبیہ شاہد: یہ زیادہ چھوڑنے کے تو نہیں ہیں لیکن خیر ہے معاف کر دیتے ہیں، تعلیمی ایمر جنسی۔

جناب سپیکر: اچھا ہے، آپ کو ہزارہ ڈویژن سے بھی دلچسپی ہے ماشاء اللہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تعلیمی ایمر جنسی، پچھلے پانچ سالوں کی ایک بات تھی جس پر الیکشن میں پی ٹی آئی نے-----

Mr. Speaker: Answer is taken as read, supplementary please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں سر، صوبے میں تعلیمی ایمر جنسی کے تحت ہر سال بچوں کو فری داخلہ دیا جاتا تھا۔

Mr. Speaker: Supplementary please, supplementary please. Answer is taken as read, supplementary please.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میں بھی اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں، جواب میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب سپیکر: بس جواب آپ نے پڑھ لیا، سپلیمنٹری کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! مجھے یہ جو لسٹ مہیا کی ہے، میرے خیال میں یہ ہزارہ ڈویژن کی ہے، اگر آپ Satisfied ہیں، اگر آپ ہزارہ ڈویژن کی ذمہ داری لیتے ہیں تو میں بالکل کہہ دوں گی.It`s okay، پورے ہزارے ڈویژن کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔

جناب سپیکر: ہزارہ ڈویژن کے سارے ایم پی ایز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں تو ایک حلقے کا ہوں، آپ Satisfied ہیں اس جواب سے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ہزارہ ڈویژن کے ممبران مطمئن ہیں فری داخلے سے-----

جناب سپیکر: جب سپلیمنٹری کوئی نہیں ہے تو مطمئن ہیں نا، لوگ مطمئن ہیں۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: تو آپ مطمئن ہیں؟
Mr. Speaker: Question No. 734, Mr. Salahuddin Sahib. Answer be taken as read, supplementary please، مائک کھول دیں صلاح الدین صاحب کا۔
* 734 _ جناب صلاح الدین: کیاوزیر تعلیم ابتدائی وثانوی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی کے 71 شیخ محمدی میں واقع گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خواجہ پیر کلے ، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول اور ماشو گگر گرلز سکول سکول کو 2013 کی دہشتگردی میں کافی نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سکول مکمل خراب ہو چکے ہیں اور اب ان سکولوں میں ایف سی کے جوان قیام پذیر ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں حالات خراب ہونے کی وجہ سے بچوں کی تعلیم ضائع ہو رہی ہے؛
(ج) آیا حکومت مذکورہ سکولوں کی تعمیر کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کو دہشتگردی کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفس (فیمیل) پشاور کی طرف سے فراہم کی گئی تفصیلات کے مطابق مذکورہ سکولوں کو فعال کیا جا چکا ہے۔
(ب) سکول فعال ہیں اور بچوں کی تعلیم جاری ہے۔
(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام 12-2011 کے تحت مذکورہ سکولوں کی بحالی و مرمت کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے محکمانہ منظوری Administrative Approval مراسلہ نمبر 15-04-2013 جاری ہو چکا ہے۔ مزید برآں مذکورہ سکول ابھی بھی فعال ہے۔
Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir, well, my Question consists of three parts actually but just before that, I know as reckoned as read. I would request, you direction in this regard or request you, to direct the drafting officials here in the Assembly, to be very careful while drafting or be very vigilant, whatever, I had asked and whatever, my question was, the drafting has been totally different to it and it doesn't show my intent. That is just a request to you, if you kindly direct them to be a bit more vigilant and careful. I had been read the answer and the answer to part (a) which is,

sorry, more appropriate part, that is a total a blunt lie, it says; that the School. (الف) مذکورہ سکول فعال کیا جا چکا ہے، which is not the case and I bet and I challenge the Education Minister, I challenge all of them and all the Members sitting here, right now, I am ready, right now, I am ready to take you to that school, this is totally, partly damaged, destroyed and when we talked of that, (Applause) when we talked of that, I have been given a list which is attached and that is Mr. Speaker Sir…..

Mr. Speaker: Minister of Education.

Mr. Salahauddin: That is, that is Mr. Speaker Sir.

Mr. Speaker: Khushidil Khan, supplementary?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی سر، سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان، سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! یہ چونکہ پہلے پی کے 10، پی کے 11 میں تھا، پھر اس میں چینجز آ گئیں، پھر اس میں زیادہ تر سکولز ہمارے وقت کے تھے، اگر آپ یہ جواب دیکھ لیں، اس میں جو کوئسچن کیا گیا ہے کہ ان سکولوں میں ایف سی کے جوان قیام پذیر ہیں؟ اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے، اب بھی وہاں پر، They have self occupied by the FC personnel.، سکولز بند ہیں، یہ جواب جو انہوں نے دیا ہوا ہے، It is in the violation of serial No. 8 of the Province Act Section 25.، تو اب یہ انہوں نے پریویلج Breach کیا ہے، یہ بالکل جھوٹ ہے سر! یہ انہوں نے جان چھڑائی ہے ورنہ میں منسٹر صاحب کو یہاں سے کہہ دیتا ہوں کہ آپ ابھی میرے ساتھ چلیں، جہاں پر میں آپ کو وہ سکول دکھاؤں کہ اب بھی وہاں پر تالا لگا ہوا ہے اور وہ ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شیخ محمدی ہے۔ سر! ایک طرف ہمارے منسٹر صاحب، ٹھیک ہے ہم ان کا احترام کرتے ہیں، وہ اپنی کارکردگی بھی Show کریں لیکن زمین پر کچھ بھی نہیں ہے، لہذا اس پر آپ رولنگ دے دیں کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ہم ان کے ساتھ چلے جاتے ہیں، ہم ان FC personnel کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ یہ تو قومی ملکیت ہے، یہ تو بچوں کی ملکیت ہے، اس میں آپ کیا کرتے ہیں؟ تو سر! یہ بہت Important ہے۔

Mr. Speaker: Minister Education, respond please. Order, Order please.

ارباب صاحب! تشریف رکھیں اپنی سیٹ پر۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر! صلاح الدین صاحب کا سوال اور خوشدل خان صاحب نے بھی اس پر بات کی، پہلے تو ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جو جواب دیا گیا ہے اور میں یہاں پر پھر بات کروں گا کہ میں نے پہلے اس میں یہ کہا کہ ہم یہ اختیار اپنے تمام پارلیمنٹیرینز کو اس لئے دے رہے ہیں کہ اگر موقع پر ایک چیز ہے اور ڈیپارٹمنٹ کچھ اور کہہ رہا ہے اور موقع پر کچھ اور چیز ہے، آپ اس حلقے کے ایم پی اے ہیں تو میں ابھی آن دی فلور آپ کو یہ کہتا ہوں کہ اگر ڈیپارٹمنٹ نے کوئی غلط بیانی کی ہے تو جس نے بھی اگر یہ جواب غلط دیا ہے اس کے خلاف ہم مکمل کارروائی کریں گے، ٹھیک ہے جی۔ اور دوسرا یہ ہے کہ میں آپ کے ساتھ یہ متعلقہ جو سکول ہے وہاں پر آپ کے ساتھ جاؤں گا، وزٹ کروں گا اور اس میں صرف آپ کو یہ Update کر دوں کہ اس کیلئے یو ایس ایڈ کی جانب سے فنڈ Already ہو چکا ہے اور اس کا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے تو یہ ہم آپ کے ساتھ کر دیں گے لیکن اگر کسی نے غلط بیانی کی ہے تو میں آپ کے ساتھ ہوں، اگر کسی نے غلط بیانی کی ہے تو میں کسی کی غلط بیانی یہاں پر آن دی فلور کسی کی غلط بیانی نہیں کر سکتا لیکن یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جو جواب دیا ہوا ہے اس کے مطابق یو ایس ایڈ کی جانب سے اس چیز کیلئے فنڈز منظور ہو چکے ہیں اور آپ کے ساتھ میں جا کر، موقع پر جا کر سکول کا میں خود وزٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you Mr. Speaker Sir, I believe and I trust the honourable Minister but the surety I would love to see that happens in reality once. I don’t know when it is going to happen? I wish to see that happens. First, as I mentioned earlier that this Question consists of three parts, part one sorry, part (الف) to be more appropriate, that has been already dealt with, and now I come to the other one and again it says. سکول فعال ہے اور بچوں کی تعلیم جاری ہے again disinformation, false information and Mr. Speaker Sir, in the next, in the next part, again I would say and as Khushdil Khan also mentioned and it`s breach of my privilege, that’s Law Minister has disappeared for moment but I have also this green book in my hand and it says, this is the breach of rule 8, “Presenting to the Assembly or a Committee any false, untrue, fabricated or falsified documents with intent to deceive the Assembly or as the case may be’, the committee.” This is the breach of my privilege; I have been given false information, the breach of my privilege, I would request that my privilege, my privilege motion in this regard be taken please.

Mr. Speaker: Minister of Education.

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: صلاح الدین صاحب! میں آپ سے ایک سوال کروں گا، 2013ء میں سکول کی Inauguration ہوئی اور اسی رات اس کو Damage کیا گیا، ٹھیک ہے، اس کے بعد اس سکول کو نزدیک ہی دوسرے سکول میں شروع کیا گیا، یہ جو فعال کی بات ہم کر رہے ہیں، یہ سکول وہاں پر شروع ہے لیکن جس بلڈنگ کی آپ بات کر رہے ہیں وہ Damage ہو چکی ہے، Already سوال کا جواب یہی ہے لیکن میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ جو انفارمیشن ہم آپ کو دے رہے ہیں، یہ سکول بنا، افتتاح اس کا ہوا اور اسی رات یا دوسرے دن اس کو بم سے اڑا دیا گیا، ٹھیک ہے جی، پھر اس سکول کو دوسری بلڈنگ میں فعال کیا گیا ہے۔ یہ انفارمیشن جو ہمیں دی گئی ہے یہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے، اور دوسرا سپیکر صاحب! میں صلاح الدین کو کہتا ہوں کہ صبح میرے ساتھ ہو جائیں، میں آپ کے ساتھ ہو جاؤں گا، صبح سکول کا وزٹ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: I trust the honourable Minister, but this is not only one.

جناب سپیکر: آپ صبح وزٹ کر لیں ان کے ساتھ، یہ بہتر رہے گا۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے جی، اسی طرح کر لیتے ہیں، I take, in the next part is that I have been given this the answer، مزید برآں مذکورہ بالا سکول ابھی فعال ہے، وہ نہیں ہے اور پھر یہ بات ہے کہ وہ فعال نہیں ہے اور Let me the English or in Pushto، چې هغه فعال هم نه دی او بل دا چې هلته هغه ایف سی والا نیولی دی، دې سره به څه کوؤ؟ او دا یو سکول نه دے ، دا څلور پینځه سکولونه دی او دا هله کیږی، دا ټولې خبرې د ایف سی Occupation هله دے چې کله تعلیمی ایمرجنسی وه نو که اوس هغه تعلیمی ایمرجنسی ختمه شی نو اوس به لاء څه چل کیږی، هوسئ خو اول نه ګرندئ وه اوس خو د ګونګروګانو وخت راغلو چې اوس به څه کیږی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب صلاح الدین: دا ډیره اوږده خبره ده، Mr. Speaker Sir, It's a very long and lengthy Question and should be done in this regard, I would request you please.

جناب سپیکر: بنگش صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! یہی سوال ہے۔

جناب سپیکر: بنگش صاحب! وہ مطمئن نہیں ہو رہے ہیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! میں صلاح الدین صاحب کو بتادوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ مطمئن نہیں ہو رہے ہیں۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: خواجہ امیر کلے، خواجہ امیر کلے سکول جو تھا، وہ Already merge ہو گیا ہے اور اس میں چونکہ انرولمنٹ کم تھی تو اس کی وجہ سے یہ Merge ہوا ہے اور میں نے تو آپ کو پہلے کہا کہ جی صبح آپ آ جائیں، صبح میں بھی آپ کے ساتھ ہو جاؤں گا، وزٹ کر لوں گا، سارے سیچوایشن گراؤنڈ پر دیکھ لیں گے۔

Mr. Speaker: Final words, Salahuddin Sahib, final words,

آپ بولیں کیا چاہتے ہیں؟

Mr. Salahuddin: I want, this is referred to the Committee and obviously me and the honourable Minister, at least we will see in detail each and everything.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: موقع پر چلے جائیں گے، موقع پر ڈیپارٹمنٹ نے جو کہا ہے، وہ جا کر ہم وہاں پر چیک کر لیں گے، اگر موقع پر سیچوایشن کچھ مختلف ہوا جیسا آپ بتا رہے ہیں، شاید اس سے کچھ مختلف ہو اور اگر مختلف نہ ہو تو میں نے آپ کو surety دی ہے، کمیٹی میں جو بات ہو گی وہ میں آپ کو موقع پر بتادوں گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا، تو یہ ہمیں ٹائم دے دیں، ہم جائیں گے، دیکھ لیں گے، یہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو یہ ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: کل کا ٹائم آپ Fix کر لیں، ٹھیک ہے۔ Thank you, Questions` hour is over.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب ایم پی اے آج کیلئے، جناب نذیر احمد عباسی ایم پی اے آج کیلئے، محترمہ آسیہ خٹک صاحبہ، ایم پی اے آج کیلئے، محترمہ مدیحہ نثار

صاحبہ ایم پی اے آج کیلئے، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ ایم پی اے آج کیلئے، جناب ہشام انعام اللہ خان، منسٹر فار ہیلتھ آج کیلئے، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایم پی اے آج کیلئے، محترمہ آسیہ خٹک، ایم پی اے دو دفعہ نام آگیا، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے آج کیلئے، جناب کامران بنگش صاحب معاون خصوصی آج کیلئے، جناب محمد نعیم، ایم پی اے آج کیلئے، جناب ہمایون خان، ایم پی اے، آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Privilege Motions: Sardar Ranjit Singh, MPA, to move his privilege motion.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! آپ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ تھوڑا سا بزنس ختم کر کے میں دے دیتا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں، سپیکر صاحب! یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ دو تین چیزیں ہیں، یہ لے لیں، اس کے بعد جتنا مرضی آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں، (مداخلت) کر لیتے ہیں، صرف یہ ایک پریویلیج موشن ہے، اس میں زیادہ چیزیں نہیں ہیں، (شور) جی جی، کہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! یہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے اس سے اکثر Chair allergic ہوتی ہے لیکن یہ Under rule 27, sorry rule 216، اس کے تحت ہر ایک ممبر کو یہ اختیار ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہے، پھر Rule 225 ہے، ان کو کنٹرول کرتی ہے کہ That point of order must be on the proceedings irregularity. لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ ہر بات یہاں پر Proceeding کے بارے میں ہوتی ہے، میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور اس چیئر پر ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف فرما تھے، انہوں نے Rule 22 کے بارے میں رولنگ دی تھی، یہ آپ کو بھی یاد ہوگا اور سب ممبران صاحبان کو بھی یاد ہے کہ جب سے یہ اسمبلی وجود میں آئی ہے 2018ء سے اس سیشن تک میرے خیال میں ایک دفعہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہوا ہے، باقی نہیں ہوا ہے، پچھلی دفعہ، Previously محمود جان صاحب نے رولنگ دی تھی لیکن اس سے پہلے ایک ہفتہ کی آپ نے چھٹی دے دی تو سر! ہمارا بہت زیادہ پرائیویٹ ممبر ڈے کا جو بزنس ہے، وہ Suffer ہو رہا ہے، ہمارا بہت سا بزنس پڑا ہوا ہے، تو میری یہ گزارش ہے کہ یہ چونکہ ایک Mandatory Provision

requirement ہے تو یہ ہفتے میں کم از کم ایک دن ہونا چاہیے۔ سر! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر اب میں With due respect یہاں پر Discipline نہیں ہے، Discipline کی بات یہ نہیں ہے کہ Proceedings میں یا بزنس میں، Discipline اس بات کا کہ یہاں پر کوئی شیڈول نہیں ہے۔ دیکھیں سر! ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ کل یہ Sitting ہوگی یا نہیں ہوگی، Sitting ہوگی یا نہیں ہوگی، دو دن کے بعد ہوگی، کب ہوگی؟ تو کم از کم یہاں سیشن شروع ہونے سے پہلے آپ کو شیڈول جاری کرنا چاہیے، It is your prerogatives, it is your discretion but it must be exercised clearly and freely، ٹھیک ہے اگر کوئی ایمرجنسی آ جائے، جس طرح پرسوں وزیراعظم صاحب تشریف لائے تھے تو آپ نے Adjourned کر لیا، ٹھیک ہے آپ کر سکتے ہیں لیکن کم از کم مجھے تو پتہ ہو، اگر کبھی اسلام آباد میں میرا کوئی کام ہے یا کسی ممبر کا ضروری کام ہے تو ہمیں یہ پتہ نہیں کہ کل Sitting ہوگی یا نہیں ہوگی، اب مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ کل Sitting ہوگی یا نہیں؟ کسی ممبر کو پتہ نہیں ہوگا تو میں یہ آپ سے گزارش کروں گا کہ Discipline ہونا چاہیے کہ آپ سیکرٹریٹ کو حکم دیں، رولنگ دے دیں کہ وہ ایک شیڈول جاری کریں کہ اس اس دن اسمبلی کی Sitting ہوگی، اس دن چھٹی ہوگی، تو ہم بھی اپنے پروگرام اس کے مطابق بنائیں۔ سر! دوسری بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بہت سے کوئسچنز جمع کئے ہیں لیکن ہم یہاں جب دیکھتے ہیں تو ایک ممبر کے پانچ کوئسچنز آتے ہیں، ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں چھ چھ آتے ہیں، ہمارا ایک کوئسچن آتا ہے یا کبھی آتا بھی نہیں ہے تو اس پر بھی آپ سیکرٹریٹ کو ڈائریکشن دے دیں کہ کوئی ان کے پاس تو ہوگا، سب کچھ بھی ہوگا کیونکہ یہ تو سارے Experience hand بیٹھے ہوئے ہیں تو اس پر بھی ہمارا ایک گلہ ہے کہ ہمارے اس قسم کے کوئسچنز ہیں جو نہیں آ رہے ہیں۔ بس یہ چند گزارشات، سر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر With the permission of your honor وہ ایک General matter ہے اور بہت ضروری ہے، انسانیت کے ساتھ اس کا تعلق ہے سر! یہ ہمارا موضع ٹیلہ بند سوڑیزی بالا یوسی کا ہے، میرے حلقے میں ہے، تقریباً دو تین ہفتے وہاں پر ایک خوفناک leishmaniasis disease پھیل چکی ہے اور اب وہ ایک خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے، تقریباً تین سو سے زیادہ افراد اس سے متاثر ہو چکے ہیں، وہاں پر نہ کوئی میڈیکل ٹیم گئی ہے، نہ کوئی سپرے ہو رہا ہے، لوگ اللہ کے آسرے پر پڑے ہوئے ہیں، کسی نے کوئی اقدامات نہیں اٹھایا ہے، یہ بہت خطرناک بیماری ہے، دوائیاں گورنمنٹ کے پاس نہیں ہیں، اوپن مارکیٹ

میں دوائیاں نہیں ملتی ہیں تو سر! یہ لوگ کہاں جائیں گے، کیا وہاں پر انصاف کارڈ ہے؟ تو یہ بہت ضروری ہے، آپ ان کو ڈائریکشن دے دیں، رولنگ دے دیں کہ فوراً، میں بھی ان کے ساتھ چلا جاؤں گا، ایک بہت دور دراز علاقہ ہے، غریب لوگ ہیں، بے یار و مددگار پڑے ہوئے ہیں تو آپ کو اس پر ایکشن لینا چاہیے، دوائیاں نہیں ہیں، ابھی تک وہ لوگ یہاں پر ہمارے نصیر اللہ بابر ہسپتال کوہاٹ روڈ پر آتے ہیں تو وہ ان کو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس دوائیاں نہیں ہیں تو وہ بیچارے، پرسوں بھی میں گیا تھا اور یہاں پر آج منسٹر بھی موجود نہیں ہیں اور کم از کم لاء منسٹر صاحب ہیں یہاں یہ وزیر خزانہ صاحب بھی ہیں، ان کا بھی علاقہ ہے تو اس پر ذرا ایکشن لینا چاہیے، یہ انسانی مسئلہ ہے اور ان کا حق بنتا ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہیلتھ سے کون آیا ہوا ہے، سیکرٹری ہیلتھ یا ان کا نمائندہ؟ میں یہاں سے ان کو ڈائریکشن دیتا ہوں کہ آج ہی اس علاقے میں ٹیم بھیجیں اور کیمپ لگائیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہاں پہ تین سو کے قریب لوگ متاثر ہو چکے ہیں leishmaniasis سے تو، جی آئے ہوئے ہیں ہیلتھ کے، میں ان کو دیکھ لیتا ہوں، مجھے Attendance بھی بھیج دیں اور یہ کل صبح سے وہاں پہ کیمپ Install ہونا چاہیے اور لوگوں کو فری میڈیسن بھی ملنی چاہیئے اور اس کو سیریس لیں۔

مسئلہ استحقاق

<u>Mr. Speaker</u>: Sardar Ranjeet Singh, MPA, to move his privilege motion No.12, in the House, Sardar Ranjeet Singh, MPA, please.

<u>سردار رنجیت سنگھ</u>: شکریہ جناب سپیکر! میں نے تحریک استحقاق جمع کروائی ہے 'ینارٹی افیئرز ڈیپارٹمنٹ' کے بارے میں اور میں اس سے پہلے بھی 'ینارٹی افیئرز ڈیپارٹمنٹ' کے بارے میں آپ سے بات کر چکا تھا کہ ینارٹی افیئر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری جو ہیں وہ ہم سے بالکل مشاورت نہیں کرتے ہیں، جتنی بھی میٹنگز ہوتی ہیں ان میں مجھے بالکل نہیں پوچھا جاتا، کسی قسم کی رائے نہیں لی جاتی۔ چونکہ یہ لمبی چوڑی ہے میں ذرا اس کو شارٹ کر کے پڑھتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، آپ تحریک استحقاق پڑھیں، Read-out please۔

<u>سردار رنجیت سنگھ</u>: نہیں، بطور اقلیتی ممبر صوبائی اسمبلی، میرا حق بنتا ہے کہ صوبے میں جتنے بھی اقلیتی امور کے جو کام ہیں ان میں 'ینارٹی افیئر ڈیپارٹمنٹ' کو میری بھی رائے لینی چاہیئے۔ آج تک جتنی بھی اقلیتی امور کی میٹنگز ہوئی ہیں ان میں مجھے مدعو نہیں کیا گیا اور جتنے بھی مذہبی تہوار ہوئے ہیں، ان میں میری کوئی خاص رائے نہیں لی گئی۔ چونکہ اقلیتی اے ڈی پی کسی مخصوص ایم پی اے کی نہیں ہے، جب میں

نے یہ ساری بات سیکرٹری بینارٹی افیئر سے کی اور کہا کہ مجھے کیوں نہیں بلایا اقلیتی امور کی میٹنگز میں؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کا نمبر نہیں ملتا، میں نے انہیں کہا کہ مجھے میٹنگز کا ایجنڈا اور لیٹر ایک دن پہلے ایم پی اے ہاسٹل بھیج دیا جائے لیکن سیکرٹری صاحب نے مجھے یہ جواب دیا کہ میرے پاس اتنا سٹاف نہیں کہ آپ کو لیٹر لکھا جائے۔ میٹنگز کا ایجنڈا اور لیٹر مجھے بھیجنا میرا حق بنتا ہے لیکن سیکرٹری صاحب کے اس جواب سے بطور رکن صوبائی اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کی چھان بین ہونی چاہیئے اور معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

Mr. Speaker: Sultan Muhammad Khan, honourable Minister for law.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ آنریبل ممبر نے جو Privilege motion move کی ہے، As a matter of principle جو ممبر بھی Privilege motion move کرتا ہے تو Obviously جو یہاں پر قواعد وضوابط ہیں تو ان کے مطابق تو اس پر تھوڑی بہت ڈسکشن ہو جاتی ہے، جواب آجاتا ہے، اگر آنریبل ممبر مطمئن نہ ہوں تو That according to the rules, it can be sent to the committee if the House agree، یا اگر گورنمنٹ Agree کرتی ہے۔ سر! یہ ایشو میں نے تھوڑا سا ڈیٹیل میں دیکھا ہوا ہے، And I have already discussed it with the honourable Member، اس میں تھوڑی بہت Misunderstanding تھی، اتنی کوئی بڑی بات نہیں تھی، میں نے آنریبل ممبر سے بھی ریکویسٹ کی ہے اس کی ساری جو ڈیٹیلز ہیں، وہ بھی جواب میں یہاں پہ آگئی ہیں، مثلاً ان کے جو Apprehensions ہیں یا جو ان کا گلہ تھا تو اس میں سر! یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جب یہ دیوالی کا جو تہوار ہو رہا تھا تو اس کے بارے میں Honourable Member was taken onboard, ADP scheme No.180485/50 جو بین المذاہب ہم آہنگی اور خیبر پختونخوا میں اقلیتوں کے مذہبی تہواروں اور تقریبات کے انعقاد کیلئے جو کمیٹی قائم ہوئی ہے تو Sir, the honourable Member is a member of that committee as well، تیسرا یہ کہ جو کرسمس کی جو ایک Celebration ہو رہی تھی تو اس وقت بھی Honourable Member was taken onboard اور اس کے علاوہ سر! ضلع کوہاٹ اور ہنگو کیلئے جو مالی امداد اور ویلفیئر پیکج ہے بینارٹیز کیلئے تو انہوں نے جو Application دی ہوئی ہے تو It is being considered and it is being

honouredاس کے علاوہ جو کچھ سکیمز، میں دو تین گنوا دوں، ضلع کوہاٹ کے گوردوارے کی تعمیر اور بحالی، ڈسٹرکٹ ہنگو گوردوارے کی تعمیر اور بحالی، ضلع کوہاٹ محلہ سنگڑ میں مندر کی تعمیر اور بحالی، مندر کی تعمیر اور بحالی ضلع ڈی آئی خان، تیل گودام مندر ضلع نوشہرہ کی تعمیر، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے، میرے پاس دو تین Pagesاور بھی پڑے ہوئے ہیں لیکن Misunderstanding تھی، He is a very honourable Member of this House, he belongs to the minority communityاور ینارٹیز جو ہیں، ہم کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں جو Religious minorities ہیں توTheir rights have been enshrined in the Constitutionتو یہ ان کا حق ہے اور بطور ممبر اس ہاؤس کی، اس ایوان کی، ان کی عزت ہمارے لئے بہت زیادہ مقدم ہے اور میرے خیال میں اگر یہ میں کہوں کہ Because this House is supreme، اس صوبے میں سب سے سپریم باڈی جو ہے وہ یہ صوبائی اسمبلی ہے اور وہ اس کے آنریبل ممبر ہیں، تو کچھ Misunderstandings تھیں، وہ میرے خیال میں جو ان کا سیکرٹری صاحب سے گلہ تھا He has already been transferredتو وہ مسئلہ بھی ان کا ختم ہو گیا ہے، ابھی نئے سیکرٹری آ گئے ہیں اور دوسرا یہ ہے سر! کہ میں نے ریکویسٹ بھی کی ہے I would request the honourable Memberکہ اگر وہ اپنی پریویلج موشن جو ہم نے اقدامات لئے ہیں اس کی بنیاد پہ If he withdraws the privilege motionتو بڑی مہربانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب رنجیت سنگھ صاحب۔

<u>سردار رنجیت سنگھ</u>: شکریہ، لاء منسٹر صاحب! بالکل آپ کی بات درست ہے، کچھ ہمارے بیچ میں ایسا ہی تھا لیکن اب چونکہ سیکرٹری صاحب کا تبادلہ ہو چکا ہے اور نئے سیکرٹری صاحب بھی آئے ہیں اور ان کی ریکویسٹ کو بھی ہم مدنظر رکھتے ہیں کیونکہ آپ سے ہماری بہت ساری امیدیں بھی ہیں اور وہ آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے، میں کس معاملے پہ کہہ رہا ہوں تو میں بالکل اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں، اس بات پہ کیونکہ مجھے وہاں سے بھی تھوڑا سا دلاسہ دیا گیا کہ ان شاء اللہ آگے آپ کے ساتھ جو پچھلی زیادتیاں ہم نے کر دی ہیں، وہ جو نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں ہم نہیں کریں گے، اس امید سے میں واپس لیتا ہوں۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

سردار رنجیت سنگھ: اور Kindly میرا یہ پیج گل چکا ہے، آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنے کیلئے اس کو میں پچھلے کئی دنوں سے لے کر پھر رہا ہوں اور یہ مینارٹی کے ایشوز ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میں بیٹھ جاؤں تو مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر دوبارہ بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: آج نہیں گلنے دیتے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Adjournment Motion: Mr. Akram Khan Durani Sahib, to move his adjournment motion No.53, in the House. Akram Khan Durrani Sahib, adjournment motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! ایوان کی معمول کی کاروائی روک کر اس اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ اے ٹی اور ٹی ٹی اساتذہ کی بھرتی کے دوران شہادۃالعالمیہ ڈگری کے حامل امیدواروں کو جو بیس نمبر دیئے جاتے تھے حالیہ بھرتی میں وہ نہیں دیئے گئے، مذکورہ ڈگری کو ہائرایجوکیشن کمیشن نے ایم اے عربی اور اسلامیات کے مساوی قرار دیا ہے، اب یہ ان لوگوں کے ساتھ انتہائی زیادتی کی گئی ہے، لہذا اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر۔

قائد حزب اختلاف: میری ایک گزارش ہے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں نے اس لئے گزارش کی۔

قائد حزب اختلاف: میری اس میں یہ گزارش ہے کہ یہ جو حالیہ بھرتیوں میں جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، ان کو بھی اس میں شامل کریں۔

وزیر قانون: سر! میں کہہ رہا ہوں کہ ہم Agreed ہیں، اگر آپ اس ایڈجرنمنٹ موشن کے ساتھ ہم Agreed ہیں، آپ ڈیبیٹ کیلئے رکھنا چاہتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: نہیں، Agreed تو ہیں لیکن حالیہ بھرتی میں جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ بھی اس میں شامل کریں کہ ان امیدواروں کو جن کو یہ بیس نمبر نہیں دیئے گئے ہیں، یہ بھی اس میں شامل کریں تو بس یہی میں چاہتا ہوں۔

وزیر قانون: سر! ان کی جو ایڈجرنمنٹ موشن ہے، اگر وہ ابھی شامل کرنا چاہ رہے ہیں تو It is for a general debate، تو ہم ان کے ساتھ Agreed ہیں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بڑے اچھے انداز میں بات کی، اس میں صرف یہ ہے کہ جن امیدواروں کی ابھی Recently حق تلفی ہوئی ہے، ان کا ڈیٹا نکالیں گے، منسٹر صاحب! میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، ایجوکیشن منسٹر بھی ہو گا، ان امیدواروں کو بھی اگر واقعی ان کو بیس نمبر ملے ہیں اور ان بیس نمبروں پہ وہ کوالیفائیڈ ہیں تو میرے خیال میں پھر مسئلہ ہی ختم ہے اور آپ کے پاس بھی لسٹ ہے جن لوگوں کو وہ نمبر نہیں دیئے گئے ہیں، ہم ان لوگوں کو بھی بتادیں گے کہ جن جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ ہمیں Approach کر لیں، نام دے دیں، ہماری اور آپ کی ایک میٹنگ ہو جائے گی اور یہ مسئلہ بڑی آسانی سے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، درانی صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ بیس نمبر بھی اس میں جو پہلے جن لوگوں کو نہیں ملے، وہ بھی کریں تو آپ اس پہ کیا جواب دیتے ہیں؟

وزیر قانون: سر! چونکہ ایڈجرمنٹ موشن ہے تو ٹھیک ہے، اس کو ڈیبیٹ کیلئے رکھتے ہیں اور ڈیبیٹ ہو جائے گی اور سارا مسئلہ سامنے آ جائے گا، اس میں اگر کوئی Directives پھر Issue کرنے کی ضرورت پڑی تو وہ بھی کر لیں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the adjournment motion, presented by Akram Khan Durrani Sahib, may be taken for discussion? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is taken for discussion. Call attention.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! اگر اس پر ابھی ہی ڈسکشن کر لیں اور اگر کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آج ہی ڈسکشن ہو یا بعد میں، ?Are you ready

وزیر قانون: سر! آج کا کوئی، مطلب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس میں ٹائم مل جائے تو Properly اس کے اوپر Prepare ہو کر ڈیبیٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا ٹائم دیں تاکہ یہ تیاری کر کے آ جائیں۔

وزیر قانون: ویسے تو ہم شرط پوری کر لیں گے، ڈیبیٹ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: درانی صاحب! جو آپ نے۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! مجھے اس۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری عرض سنیں، چونکہ جو آپ کا ایک پوائنٹ ہے جن کو مارکس نہیں ملے، وہ بھی دینے ہیں، Soانہوں نے ضرور آگے بات کرنی ہو گی، تو ان کو ایک دو دن دے دیں تاکہ اس کے بعد ہم اس کو لے آئیں، وہ جواب لے کے آجائیں۔

قائد حزب اختلاف: نہیں، بات نہیں سنی، دوبارہ ان سے پوچھ لیں، انہوں نے کہا کہ یہ بھی ہم مان رہے ہیں کہ یہ بیس نمبر ہم دیں گے اور انہوں نے یہ بھی کہا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مانتے ہیں یہ بات بیس نمبر والی؟

قائد حزب اختلاف: اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ جن لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، وہ بھی ہم کلیئر کر دیں گے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ بیس نمبر والی بات مانتے ہیں آپ؟

وزیر قانون: سر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ جو ڈیبیٹ ہو گی تو اس میں جو وہ کہہ رہے ہیں، یہ جو دوسرا پوائنٹ انہوں نے اٹھایا ہے تو اس کو بھی ڈیبیٹ میں رکھ لیں گے، بیشک اس کو کل کر لیں لیکن یہ ہو گا کہ اس پہ پوری ڈیبیٹ کر کے، اگر پھر ڈیبیٹ کے درمیان کوئی Directive یہاں سے ایشو کرنے کی ضرورت پڑی on the spot، تو بالکل، بیشک ہم کریں گے لیکن تھوڑا بہت اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن، منسٹر ایجوکیشن۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سر! میں شکریہ ادا کروں گا درانی صاحب کا، لیکن اس کے حوالے سے میں بتا دوں کہ جو سترہ ہزار پوسٹیں جو Last Government کے ٹائم Advertise ہوئی تھیں اور پھر جو پروفیشنل ڈگری ہولڈر تھے، وہ کورٹ چلے گئے تھے اور کورٹ نے پھر فیصلہ ان کے خلاف کیا اور اس کے بعد ابھی ان کی جو سترہ ہزار پوسٹیں تھیں وہ ہم نے Fill کی ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی میں آپ کو بتا دوں کہ اس پہ میں نے وفاق المدارس کے ساتھ میٹنگ بھی کی اور وہ جو پروفیشنل ڈگر ہولڈر ہیں جن کا مسئلہ تھا، جو کورٹ گئے ہوئے تھے، ان کو بھی میں نے اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔ چونکہ یہ Last ایس ایس آر سی ہماری Last گورنمنٹ میں ایک ہوئی تھی اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پروفیشنل ڈگری کو ہٹا کر جنرل بی اے کی شرط رکھ دی گئی تھی لیکن جو آپ کہہ رہے ہیں، بیس نمبر ان کو دیئے جا رہے ہیں لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اس پہ کرنا چاہ رہے ہیں، لیکن کسی کے

ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی، بیس نمبر ان کو ابھی دیئے جارہے ہیں جن کے ساتھ یہ ہے لیکن چونکہ اب پوری اسمبلی اس پہ ڈیبیٹ کرنا چاہ رہی ہے تو میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم درانی صاحب۔

<u>مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> میں بالکل Ready ہوں، ابھی بھی Ready ہوں لیکن اگر ایک دو دن میں ہم اس پہ اپنا ہوم ورک کرلیں، مکمل تفصیل سے اس پہ بات کرلیں گے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی!

<u>قائد حزب اختلاف:</u> مہربانی، شکریہ جناب سپیکر صاحب! اس میں یہ ہے کہ اس پہ منسٹر صاحب نے جس طرح کہا کہ ان کی وفاق المدارس کے وفد سے بھی بات ہوئی ہے، ابھی ہائر ایجوکیشن کمیشن نے بھی اس کو کلیئر کیا ہے اور پشاور ہائی کورٹ، اسلام آباد اور لاہور کے ہائی کورٹس کے بھی فیصلے آئے ہیں۔ ابھی صرف زیادتی یہ ہو رہی تھی کہ چونکہ ان کو جو بیس نمبر مل رہے تھے اور ہمیشہ ملے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ مجھے کچھ پتہ نہیں، کیونکہ پچھلی دفعہ اس حکومت نے ان کو وہ نہیں دیئے ہیں، تو اس میں میری بات صرف یہ ہے کہ وہاں پر وفاق المدارس جو تنظیم ہے اس کے رکن امتحانی کمیٹی، رکن حساب کمیٹی وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی طرف سے خط ہے جو ان کی طرف سے مجھے آیا تھا، تو میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ وہ دونوں Agree ہیں۔ سپیکر صاحب! اگر کسی کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے اور شہادۃ العالمیہ کا تو یہ ہے کہ یہ پروفیشنل ڈگری نہیں ہے بلکہ ایم اے اسلامیات کے برابر ہے، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ اور وہاں پر وفاق کی طرف سے بھی اور ہائر ایجوکیشن کی طرف سے بھی، تو اب میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بیس نمبر دیں گے، اس میں کوئی بات نہیں، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دوسری بات جو ہے جن طلباء کے ساتھ وہاں پر بھرتی کے دوران زیادتی ہوئی ہے تو مہربانی کرکے آپ اس کو ایجوکیشن کی کمیٹی کے حوالے کریں، جو زیادتی والے لوگ ہیں وہ خود آجائیں گے اور وہ مسئلہ بھی، جو ایجوکیشن کمیٹی ہے وہ اس کا حل نکال لے گی۔ جو پہلے سے بھرتی ہیں اور جو آنے والے ہیں اس پہ تو گورنمنٹ Agree ہے، اس پہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو میرے خیال میں یہ دو باتیں ہیں، ایک جو ہے وہ یہ کہ آپ اسے کمیٹی کو بھیج دیں کہ وہاں پر اس کو ہم دیکھ لیں اور دوسرا جو ہے وہ ابھی جو Exam ہے، اس میں سے بیس نمبر جو

ہیں وہ پہلے سے ہدایت جاری کریں کہ جو لوگ اس میں آتے ہیں، ان کا جو بیس نمبر کا حق ہے ہم ان کو دیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! ابھی تو یہ ڈیٹیل ڈسکشن کیلئے منظور ہوئی ہے اور ابھی یہ کمیٹی میں نہیں جاسکتی، یا تو منسٹر صاحب آپ کو Satisfy کریں پھر تو ٹھیک ہے بات ختم، نہیں تو پھر یہ آگے ڈسکشن میں جائے گی پھر اس کے بعد کمیٹی میں جاسکتی ہے۔ جی منسٹر صاحب، ایجوکیشن منسٹر۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! میں پھر وہی کہوں گا کہ جیسے ہمارے لاء منسٹر صاحب نے کہا اور درانی صاحب نے بھی کہا ہے، جب بات ابھی اسمبلی میں ڈسکشن کیلئے آگئی ہے تو Let`s کہ اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن کرلیں، شاید اس سے کوئی اچھا حل، اسمبلی اس پہ ڈیبیٹ کرلے، اس کا اچھا حل نکالے۔ ویسے ہماری ایک کمیٹی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اسمبلی اس پر اپنی، Already جب یہاں آگئی ہے تو اس پر ڈسکشن کرلے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں جب آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ یہ بیس نمبر دے رہے ہیں، ان کو دیں گے یا دے رہے ہیں، درانی صاحب بھی کہتے ہیں کہ دے رہے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جن کے ساتھ اگر زیادتی ہوئی ہے، جن کو نہیں ملے تو ان کو دے دیں، تو میرا خیال ہے کہ اس میں Further discussion کی کیا ضرورت ہے؟

مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سر! میں تو یہی کہہ رہا ہوں، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ Already-----

جناب سپیکر: جن کو نہیں ملے ان کو وہ دیں، ہاں، آپ اس پر Agree ہیں کہ جن کو نہیں ملے، ان کو آپ نمبر دلوادیں گے؟

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دیکھیں، سپیکر صاحب! جو سترہ ہزار بھرتی ہوئے ہیں، وہ اے ٹی اور ٹی ٹی پوسٹ پر جو اس کا Criteria تھا، اسی کے مطابق جو پورا اترتے تھے وہی بھرتی ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: مطلب ان کو بیس نمبر مل گئے ہیں؟

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی ہاں، ان کو بیس نمبر بھی ملے ہوئے ہیں، اور جو رہ گئے تھے وہ کورٹ گئے ہوئے تھے اور وہ کورٹ گئے اور انہوں نے کیس ہار دیا تھا۔ اب جو کورٹ نے ایک Decision کیا، کورٹ کے Decision کے بعد ہی ہم نے جو بھرتیاں تھیں وہ ہم نے کی ہیں، تو میں تو وہی کہہ رہا ہوں کہ

ایک تو کورٹ کا Decision آیا ہوا تھا، اس Basis پر ہم نے بھرتیاں کیں لیکن اب چونکہ یہاں پہ سوال آگیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ لوگ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو کرلیں، مزید اس پر اگر آپ لوگوں کی کچھ اور رائے ہو تو وہ کرلیں گے لیکن میں چاہ رہا ہوں، میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ بیس نمبر Already مل رہے ہیں، کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر! مجھے بولنے کا موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر! اس پہ میرا ایک کال اٹنشن بھی آرہا ہے، جیسے درانی صاحب نے کہا، میں منسٹر صاحب کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں، جناب سپیکر! منسٹر صاحب! تھوڑا، منسٹر صاحب! ذرا توجہ دیں، جناب سپیکر! جیسے اکرم خان درانی صاحب نے بات کی ہے اور منسٹر صاحب بھی ان کے ساتھ Agree ہو چکے ہیں، میرا مسئلہ بھی اسی طرح ہے اے ٹی اور ٹی ٹی کا، اس صوبے کے تمام ڈسٹرکٹس میں ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی سب کو نمبر دیئے گئے ہیں لیکن صرف واحد ایک ڈسٹرکٹ لکی مروت ہے، جو اس کا ڈی ای او ہے وہ ان نمبروں کو اس میں شامل نہیں کر رہا، ان کو نمبر نہیں دے رہا، تو میرے خیال میں یہی ایک ڈسٹرکٹ ہے باقی سارے ڈسٹرکٹس نے دیئے ہیں اور ایک لکی ڈسٹرکٹ ہے، اس میں ان کو نمبر نہیں دے رہے ہیں، Kindly آپ فلور پہ یہ بات کر دیں کہ اس ڈسٹرکٹ کو بھی دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چونکہ یہ ڈسکشن کیلئے منظور ہو گئی ہے، لہذا ابھی اس پہ بحث نہیں کرتے، اس پہ اپنے ٹائم پہ بحث کریں گے۔ Call Attention Notices: Mr. Muhammad Zahir Shah Toru, MPA, to please move his call attention notice No. 172.

<u>جناب محمد ظاہر شاہ</u>: جناب سپیکر! کال اٹنشن سے پہلے میری آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں ایک مشترکہ قرارداد کیلئے Rule 240 کے تحت Rule 124 کو Relax کرکے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ابھی پہلے کال اٹینشن لیں، پھر قرارداد بعد میں کرتے ہیں۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ</u>: پہلے کال اٹینشن کر دوں؟

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں، پہلے کال اٹینشن۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ</u>: اوکے سر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب محمد ظاہر شاہ: جناب سپیکر! میں محکمہ امداد بحالی وآبادکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اکثر اوقات قدرتی آفات کے نتیجے میں دکانداروں اور زمینداروں کو بہت نقصان پہنچتا ہے لیکن حکومت کے پاس ان کو سپورٹ یا نقصان کے ازالہ کیلئے کوئی گنجائش موجود نہیں ہوتی، حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے پالیسی بنائے۔

تھوڑی سی میں اس کی وضاحت کروں گا جی کہ ڈیزاسٹر کی وجہ سے، قدرتی آفات کی وجہ سے ہمارے مختلف سیکٹرز، ایگریکلچر، ہاؤسنگ، تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور جتنے بھی دوسرے اس قسم کے ہمارے سیکٹرز ہیں، ان پر ڈیزاسٹر کی وجہ سے بہت زیادہ منفی اثرات ہوتے ہیں اور اس کیلئے پراونشل گورنمنٹ نے ایک ڈیزاسٹر مینجمنٹ، نیشنل لیول پر بھی اور پرونشل لیول پر بھی ایک ڈیزاسٹر مینجمنٹ پی ڈی اے میں بنایا گیا ہے لیکن اس میں اس کے نیچے مختلف Compensation پالیسیاں ہیں جو کہ بم دھماکوں کی صورت میں، ٹیرارزم کی صورت میں یا Natural calamities کی صورت میں، سیلابوں کے حوالے سے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں انہوں نے اس میں Death compensation بھی ہے، لوگوں کے جو گھر گر جاتے ہیں، اس کیلئے Compensation کی پالیسی دی گئی ہے لیکن دو چیزوں کے اندر، ایک وہ جو کہ ہمارے چھوٹے دکاندار ہوتے ہیں، ان کی دکانیں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے جب ان کو آگ لگ جاتی ہے تو اس سلسلے میں کوئی Compensation program نہیں ہے، یا جب بہت زیادہ سیلاب آتے ہیں اور ان سیلابوں کی وجہ سے، پاکستان میں سیلابوں کی وجہ سے زمین کی جو Cutting ہوتی ہے، اس سے زمینداروں کا جو نقصان ہوتا ہے، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے مطابق یہ تقریباً چار ارب ڈالر سالانہ ہمارا نقصان ہے لیکن ہماری اس زمیندار برادری کیلئے کوئی Compensation نہیں ہے، تو ہماری آپ سے یہ درخواست ہے، کیونکہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے، 80 فیصد سے زیادہ لوگوں کا تعلق ایگری کلچر کے ساتھ ہے، تو ہماری آپ سے یہ درخواست ہے کہ یہاں کے ڈیپارٹمنٹس جو ہیں، پی ڈی ایم اے اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ مل کر ایک ایسی پالیسی وضع کریں جن میں ان دونوں کیلئے، زمینداروں کیلئے اور ساتھ ہی ساتھ وہ دکاندار جن کی شارٹ سرکٹ کی وجہ سے دکانوں کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے اور وہ پھر زندگی گزارنے کے قابل بھی نہیں ہوتے، تو ان کیلئے بھی Compensation کا بندوبست کیا جائے۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! کال اٹنشن نوٹس پہ Respond کرنے سے پہلے دو چیزیں، ایک یہ کہ اگر کل اسمبلی ہے تو سر، There is a cabinet meeting at eleven o` clock in the morning، تو ایک میری یہ بھی ریکویسٹ تھی کہ پھر دو بجے یا اس طرح ایک حتمی ٹائم اگر دے دیں سر۔ دوسرا یہ تھا کہ Earlier یہاں پہ کوئی ڈیبیٹ چل رہی تھی تو کچھ Words اس طرح کے تھے تو Kindly آپ چیک کر لیں، میں Repeat تو نہیں کر سکتا ہوں لیکن شیر اعظم وزیر صاحب، غالباً انہوں نے کوئی بات کی تھی تو اس میں کچھ Words غیر پارلیمانی تھے، تو وہ اگر ریکارڈ سے Expunge ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جو غیر پارلیمانی لفظ ہیں، وہ Words expunge کر دیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، کال اٹنشن پہ میں آ رہا ہوں، Thank you, Zahir Shah Sahib، I want to، انہوں نے بڑا Pertinent ایک ایشو Raise کیا، کیونکہ روزانہ ہمیں بھی اس کا Experience ہوتا ہے کہ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں، جب ان کے نقصانات ہو جاتے ہیں، پھر وہ ان کیلئے جو ریلیف چاہیئے ہوتا ہے تو ہمارے پاس بھی لوگ آتے ہیں اور جب بھی ہم ایسے کیسز کو آگے بھیجتے ہیں تو Reply یہی آتا ہے کہ چونکہ یہ دو چیزیں جو ہیں وہ اس میں Cover نہیں ہیں، اس میں خاص کر یہ دکانداروں اور زمینداروں کے حوالے سے جو باتیں ہیں، پی ڈی ایم اے کا جو فریم ورک ہے اس کے نیچے Cover نہیں ہوئیں، سر! اصل میں یہ جو National Disaster Management Authority کا جو 2010 کا ایکٹ ہے، Basically اسی سے یہ سارا سسٹم جو ہے پھر پراونسز تک بھی آیا ہے اور جو آج پی ڈی ایم اے معاوضہ دیتی ہے، جو ریلیف دیتی ہے تو وہ اسی این ڈی ایم اے 2010ء ایکٹ جو ہے اسی کے تحت انہوں نے اپنا نظام وضع کیا ہوا ہے۔ تو اس میں بیشک یہ دونوں چیزیں موجود نہیں ہیں، لیکن آنریبل ممبر اور ہاؤس میں جتنے بھی ہمارے دیگر آنریبل ممبرز ہیں، اپوزیشن سے بھی ریکویسٹ ہے کہ تھوڑا اس کو سن لیں سر! یہ خاص کر خوشدل خان صاحب جو ہیں ان کو بھی ریکویسٹ ہے کہ وہ بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! آپ کی توجہ کی ضرورت ہے، یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔

وزیر قانون: سر! یہ جو ریلیف کی بات میں کر رہا تھا، یہ پی ڈی ایم اے کے نیچے دکان اور یہ جو زمینداری کی مد میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو آتشزدگی ہو جاتی ہے کسی گھر کی یا دکان کی، وہ Cover نہیں ہوتی۔

وزیر قانون: سر، تو وہ تو اس میں Cover نہیں ہوتی، میرے خیال میں، The honourable Members would be happy to know, اور خاص کر ظاہر شاہ جو Mover ہیں کہ اس میں Already کام شروع ہو چکا ہے، اس پر ایک میٹنگ 13 نومبر 2018ء کو اسی ایشو پر ہوئی ہے اور اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ اس کیلئے ایک کمیٹی Notify ہو گی، جو مسئلہ انہوں نے Raise کیا ہے وہ اس سبجیکٹ کو اس میں دیکھے گی اور وہ کمیٹی جو ہے، It has been notified on 14th of February، میرے پاس وہ نوٹیفیکیشن بھی موجود ہے، میں ظاہر شاہ صاحب کو وہ بھی Provide کر دیتا ہوں، اس میں سیکرٹری ریلیف، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری ایگریکلچر، سیکرٹری ایکسائز، ممبر بورڈ آف ریونیو، ڈائریکٹر جنرل پی ڈی ایم اے شامل ہوں گے، تو یہ کمیٹی Notify ہو گئی ہے۔ سر، دوسرا یہ ہے کہ جو 13 نومبر 2018ء کو جو میٹنگ ہوئی تھی، اس کے منٹس بھی میرے پاس موجود ہیں، اس کی بھی ایک کاپی میں آنریبل ممبر کو دے دیتا ہوں اور بالکل بیشک انہوں نے جو ایشو Raise کیا، بڑا Genuine ہے، بالکل ٹھیک ٹھاک ہے، میں بذات خود کہہ سکتا ہوں کہ چارسدہ میں اگر دکانوں میں اس طرح کی آتشزدگی ہوئی ہے یا کوئی سیلاب آیا ہے یا اس طرح زمینوں کے حوالے سے جو فلڈز آئے تھے اور جو ریلیف چاہیے ہوتا تھا، وہ پی ڈی ایم اے کے نیچے Cover نہیں ہو رہا تھا، تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کمیٹی بن گئی ہے، ایک میٹنگ ہوئی تھی، اس کے نتیجے میں کمیٹی Notify ہو گئی ہے اور کمیٹی ان شاء اللہ جلد اس کے اوپر فیصلہ دے گی اور یہی ہو گا کہ اس کے سارے Aspects کو دیکھ کر Favourable ہی ہو گا کیونکہ اگر ان دو چیزوں کیلئے کمیٹی بنی ہے تو Obviously وہ Favourable decision ہی لے گی۔ I will keep the honourable Member informed about the working of the committee، جو بھی وہاں پہ ہو گا، اور ان شاء اللہ بہت جلد، I think we can come back to the House and say کہ ہم نے یہ چیزیں بھی پی ڈی ایم اے کے فریم ورک میں شامل کر دیں ہیں۔

جناب سپیکر: اسے Expedite کریں کیونکہ It's a very burning issue کہ آتشزدگی میں معاوضہ نہیں ملتا اور جیسا ایم پی اے صاحب نے کہا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کا Answer آگیا نا جی۔ جی درانی صاحب! آپ کا Answer ہو گیا؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! ظاہر شاہ طورو صاحب نے جو مسئلہ پیش کیا ہے، میرے خیال میں اب بھی وہاں پر آگ کے مسائل ہیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب! اپنے ٹائم پہ بات کریں، ایک بات کر رہا ہے اور بیچ میں۔

(قائد حزب اختلاف): تو وہاں پر دکانیں جل جاتی ہیں، ان میں کروڑوں کا سامان بھی جل جاتا ہے تو میرے خیال میں انتہائی مناسب بات ہے، ہم اس کی بھرپور تائید بھی کرتے ہیں لیکن جو سلطان صاحب نے بات کی، یہ کمیٹی وہ کمیٹی نہ ہو کہ جس میں اگر آپ کوئی چیز بھیج دیں اور پھر اس کے بعد وہ نکلنے والی نہ ہو، بیرسٹر صاحب ہمیں یہاں پر صرف اتنی ایشورنس دے دیں کہ یہ کمیٹی بیٹھے گی اور اس کی اہمیت کے مطابق اس پر مسلسل میٹنگ کرلیں کہ فوری طور پہ فیصلہ کن جو بھی تجاویز ہوں ان پہ عمل کیا جائے۔ تو آپ کے کال اٹینشن کی ہم تائید بھی کرتے ہیں، بہت ہی مناسب ہے اور صوبے کا مسئلہ ہے، ہر ایک گھر کا اور ہر ایک شہری کا مسئلہ ہے، تو میرے خیال میں آپ خود بھی رولنگ دے دیں، ایک ٹائم فریم دے دیں کہ یہ کمیٹی جو ہے اتنے ٹائم میں اس کو بالکل فائنل کرے گی۔

Mr. Speaker: Thirty days are more than sufficient.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پلیز، بات کرنے دیں، آپ کیوں ہر بات میں آجاتے ہیں، اس میں کیا ایڈ کرتے ہیں؟ بس یہ آتشزدگی کا اس میں ہو گیا، یہ کال اٹینشن ہے، پلیز بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں صاحبزادہ صاحب، نصر اللہ صاحب! آپ تیس دن کے اندر اس کے اوپر ہاؤس کو بتائیں گے، ایسا نہ ہو کہ یہ کمیٹی Linger on کر جائے اور اگر اس پہ لیجسلیشن کی ضرورت ہے تو پھر لیجسلیشن لے کر آئیں، ضرورت نہیں تو پھر اس کو کریں، But thirty days is sufficient period۔

Minister for Law: Sir, we will report within thirty days, In Sha Allah, to this House اور پھر جو بھی آگے کرنا پڑا وہ کرینگے

Mr. Speaker: Thank you. Samar Haroon Bilour Sahiba, call attention No. 195.

Ms Samar Haroon Bilour: I would like to bring to the attention to the Minister for Primary Education, the lack of sweepers` posts-----

Mr. Speaker: Order please.

Ms Samar Haroon Bilour: The lack of sweepers` posts in primary schools, as the students are very young, it is unimaginable that they

be expected to maintain a hygiene level on their own, which is leading to an alarming level of infections. I hope the government will take concrete steps in this regard and I would like to assure the Minister that I visited the schools personally and discovered this and then sent a call attention notice.

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر۔ میڈم! آپ نے جو توجہ دلائی ہے، اس پہ Already ہم نے کافی کام کیا ہوا ہے اور میں اس کی تفصیل آپ کو دے دوں کہ صرف ہمارے صوبے میں جو پرائمری سکولز ہیں وہ تقریباً 20 ہزار 883 ہیں اور اس کیلئے جو ہم نے ورکنگ کی ہوئی ہے، اس میں اگر ہم ایک سویپر بھی لیں گے تو Average اس کی جو سیلری بنتی ہے وہ تقریباً 12 ہزار 6 سو روپیہ ہے، تو اس کا ہم نے Yearly جو وہ نکالا ہوا ہے وہ تقریباً 3 ارب 17 کروڑ روپے اس کا بجٹ آ رہا تھا، تو اس کیلئے ہم نے Already ایک سمری سی ایم صاحب کے پاس Move کی ہوئی ہے کیونکہ اس میں پوری فنانشل چیزیں شامل ہوئی ہیں، تو اس پہ ابھی ہم ورک کر رہے ہیں اور جو بھی Updates ہوں گی، وہ آپ کے ساتھ ہم پھر شیئر کر دیں گے کہ اس پوسٹ، کیونکہ اس میں Posts creation ہے، سویپر کی پوسٹ ایک سکول کیلئے ایک پوسٹ ہوئی تو یہ تقریباً بیس ہزار پوسٹیں بنتی ہیں اور بیس ہزار پوسٹیں Yearly اس کا تقریباً 3 ارب، 4 ارب روپے سالانہ خرچہ مزید بڑھے گا تو اس کیلئے ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں جتنے بھی Possible measures ہم لے رہے ہیں تو ہم ان شاء اللہ میڈم کو Update کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ثمر ہارون بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: بالکل اس کا خرچہ ہوگا لیکن آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ آپ کچھ سرپلس پوسٹیں جو ہیں جیسے مالی ہو گیا یا اس قسم کی، مطلب Tended loan کے بغیر تو بچے گزارا کر سکتے ہیں لیکن سویپر کے بغیر نہیں، اگر آپ کو میں اپنے سکولز کا وزٹ کرواؤں اور باتھ رومز وغیرہ کی حالت آپ دیکھیں تو آپ کو رونا آ جائے گا، تو اس کو ذرا Seriously take up کریں اور ہمارے جو ایم پی ایز ہیں، ان کے ساتھ بھی بیٹھ کر اس ایشو کو ڈسکس کریں کیونکہ اس میں Parents کی طرف سے بھی بہت زیادہ ڈیمانڈ آ رہی ہے کہ آپ اس اس کو Take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

مشیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر! اس میں آپ کواور اس فورم کواور بھی اپ ڈیٹ کردوں کہ ایسے سکول تھے کہ جہاں پہ ہمیں مالی کی ضرورت نہیں تھی تواب ہم ان پوسٹوں کو ختم کرکے ان کو Already convert کر رہے ہیں، ہم نے فوری طور پر اس کیلئے ورکنگ کی ہوئی ہے تو کچھ پوسٹیں Already ختم ہورہی ہیں، ان کو ہم آگے Convert کریں گے سوپر میں، اور جو باقی سکولوں میں جو پوسٹیں ہمیں ضرورت پڑے گی اس پہ Already ہم نے Submit کی ہوئی ہے تو کچھ پوسٹیں وہاں سے آجائیں گی اور کچھ پوسٹیں مزید Create ہو جائیں گی تو یہ آپ کو ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: This issue is very important، جو ایشو انہوں نے اٹھایا۔
Item No. 8, Consideration Stage.

ایک رکن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بعد میں دے دیتا ہوں، جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں آپ نے مجھے وقت دیا۔ ایک تو اس کوسچن کے حوالے سے میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ایک کوسچن کے اوپر Almost ڈیبیٹ ہو جاتی ہے اور اتنے سپلیمنٹری کوسچنز آجاتے ہیں کہ جو باقی ممبران ہیں ان کے جو پریویلجز ہیں، Rights ہیں وہ Infringe ہو جاتے ہیں، مثلاً آج میرے چار کوسچنز تھے، ایک کوسچن کو بھی Take up نہیں کیا گیا اور لیپس ہو گئے، ظاہر ہے ان کوسچنز کیلئے ہم بڑی محنت کرتے ہیں، ان کو اس اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر جمع کرتے ہیں، تو میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ آپ کے پاس یہ اختیار موجود ہے کہ آپ بزنس کو اس طریقے سے چلائیں کہ باقی ممبران کے جو Rights ہیں وہ بھی Protect ہوں اور جو اسمبلی کے ایجنڈے پہ کوسچنز آئیں، ان کو لیا جاسکے اور اس حوالے سے دوسرا سوال بھی یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اسمبلی کے اندر بزنس جمع کرتے ہیں، ہم کال اٹینشن نوٹسز بھی جمع کرتے ہیں، ایڈجرنمنٹ موشنز بھی جمع کرتے ہیں لیکن وہ Somehow آتے نہیں ہیں، آج بھی میں نے کوئی پانچ کال اٹینشن نوٹسز جمع کئے تھے، ایڈجرنمنٹ موشنز جمع کی تھیں تو وہ بھی نہیں آسکیں، ایک بھی نہیں آسکی، اس لئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ Insure کیا جائے کہ جو بزنس آتا ہے اس میں کسی ممبر کے جو Rights ہیں وہ Infringe نہ ہوں، وہ Breach نہ ہوں اور دوسری بات یہ کہ جو آپ سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ آپ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' جو ہے اس کو Observe کریں تاکہ جو پرائیویٹ ممبران ہیں، وہ پرائیویٹ ممبر ڈے کے اندر جو ان کا بزنس ہے وہ اس کو Take-up کرسکیں اور اسمبلی ممبران آتے ہی اسی لئے ہیں، مطلب وہ تنخواہوں کیلئے نہیں

آتے ہیں، وہ اسمبلی بزنس کیلئے آتے ہیں، اس لئے آپ کی طرف سے ابھی تک رولنگ نہیں آسکی ہے۔ محمود جان صاحب نے آپ کی Absence میں رولنگ دی تھی، لیکن ہمارے اس Tenure کے دوران پرائیویٹ ممبر ڈے آج تک Observe نہیں ہو سکا ہے، تو یہ دو ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے اوپر میں آپ سے رولنگ چاہتا ہوں، میں آپ سے تعاون چاہتا ہوں، آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ سب ممبران کے جو Rights ہیں اس کے کسٹوڈین ہیں، آپ ان کو Protect کرنے کے کسٹوڈین ہیں، اس لئے ہاؤس کو اس طریقے سے چلایا جائے کہ ہر ممبر کے جو سوالات ہیں ان کے جوابات ہوں، تو میرا خیال ہے یہ ہاؤس جو ہے وہ صحیح طریقے سے چل سکے گا، اس لئے ہم آپ سے شیڈول کا بھی مطالبہ کرتے ہیں، ہم آپ سے پرائیویٹ ممبر ڈے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں، ہم آپ سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ جو کوئسچنز آور ہے اس کو ایسا Regulate کریں، اس کو ایسا Moderate کریں کہ ہر ممبر کے جو کوئسچنز آتے ہیں ان کو موقع مل سکے۔ تھینک یو ویری مچ سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب! میں بلکل آپ سے Agree کرتا ہوں، میں نے کئی دفعہ گرین بک دکھائی بھی ہے، یہ آپ ہی کے اپوزیشن کے لوگ وقت ضائع کرتے ہیں، ان کو بٹھا کر، میں اکرم خان درانی صاحب سے گزارش کروں گا کہ اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر یہ طے کریں کہ ایک بندہ ایک ہی ٹائم پہ بات کرے، بار بار کئی لوگ فلور لیتے ہیں اور پھر کوئسچنز آور میں خاص طور پہ کوئسچنز لیپس ہو جاتے ہیں۔ میں آئندہ ایک تو کوئسچنز آور میں کسی کو تقریر نہیں کرنے دوں گا، Only supplementary question ہوگا جو ہمارے قانون کے اندر ہے، تو میں سپلیمنٹری لوں گا اور Supplementary will be a question, not debate or speech اور جو بھی منسٹر ہو گا وہ اس کا جواب دے گا۔ ڈپٹی سپیکر صاحب کو میں نے Already request کی ہوئی ہے کہ یہ شیڈول جو ہے پورے سال کا، وہ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ، سب کے ساتھ مل کر اس کو تیار کریں، مجھے امید ہے اگلے دو تین چار دنوں میں وہ شیڈول، کلینڈر بن جائے گا تاکہ سب کو پتہ ہو کہ کون کون سی Dates جو ہیں وہ اجلاس کی Dates ہیں۔ جو پرائیوٹ ممبر ڈے ہے، جب ڈپٹی سپیکر نے رولنگ دے دی ہے تو وہ ویسے بھی قانون ہے، ان شاء اللہ جو آپ کا پرائیویٹ ممبر ڈے ہے وہ ہم رکھیں گے، وہ رہے گا ان شاء اللہ، اور کوئسچنز جو ہمارا اسکر ٹریٹ، جو بھی اس سے Concerned ہیں انہیں میں ہدایت کرتا ہوں کہ کسی بھی ممبر کے دو سے زیادہ کوئسچنز آئندہ

شامل نہ ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ ممبرز جو ہیں وہ اس میں Accommodate ہو سکیں، رولز میں تو پانچ ہیں لیکن آپ ان کو دو پہ لے جائیں تاکہ زیادہ لوگوں کو موقع مل سکے۔ Consideration stage۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے دو بل کرنے دیں، پھر اس کے بعد آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں، ثناء اللہ صاحب آپ کو بھی دیتا ہوں، دونوں کو دیتا ہوں، تین چار لوگ ہیں سب کو ٹائم دیتا ہوں۔

Minister for Law, to please move item No. 8, the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2019 may taken into the consideration at once.

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! میں بھی، I am going to move for this motion لیکن I just want it to put on record کہ جو اپوزیشن کی طرف سے پرائیویٹ ممبر ڈے والا جو مسئلہ اٹھایا گیا ہے، تو سر! This is because in the rules اور یہ صرف اپوزیشن ممبرز نہیں ہمارے جو ٹریژری ممبرز ہیں وہ بھی اگر کوئی پرائیویٹ بزنس لانا چاہ رہے ہیں تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی، چونکہ Thursday ہوتا ہے تو اگر Thursday کو سیشن ہو تو وہ ضرور پرائیویٹ ممبر ڈے ہونا چاہیے، اگر Thursday کو نہ ہو تو Rules میں یہ ہے کہ Next day ہوگا تو پھر Friday کر دیں، Government is totally agree کہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہونا چاہیئے اور اسی Thursday یا Friday سے اس کو شروع بھی کریں، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں ہونا چاہیے، بالکل Agreed، ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دیوانی عدالتیں مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Minister for Law</u>: Sir, with your permission Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2019, may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 of the Bill, since no amendment has been proposed by the any honourable Member in Clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in

favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill. Item No. 9, the Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts Bill, 2019 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes' and-----

جناب منور خان: سر! اس میں ہے کیا، کس طرح کی امنڈمنٹس ہیں، ہاؤس کو پتہ تو چلے؟

جناب سپیکر: یہ ساری ہاؤس میں آتی ہیں، آپ سٹڈی کیا کریں نا، دیکھیں، آج تو اس پہ بات کا ہے ہی نہیں، یہ تو پہلے آپ امنڈمنٹ لاتے ہیں، سٹڈی کرتے ہیں، یہ ٹیبل ہوا تھا۔

جناب منور خان: نہیں، میں بھی تو یہی پوچھ رہا ہوں کہ ہمیں پتہ تو چلے کہ کس طرح کی امنڈمنٹس آپ اس میں لا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں، اسمبلی کے ممبران کے پاس یہ بل تھا نا، یہ آج تو ٹیبل نہیں ہوا، جب ٹیبل ہوتا ہے تو آپ کے پاس آ جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دیوانی عدالتیں مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Courts (Amendment) Bill, 2019, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پاور آف اٹارنی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once. Law Minister.

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ منور خان صاحب نے بات کی ہے، I can not resist، تو جو ہماری Legal fraternity ہے، He is a lawyer as well، میں تو ٹریژری ممبرز کی جو

میٹنگ ہوتی ہے، میں ان کو تھوڑا بہت بریف کر دیتا ہوں، اہم قوانین ہوتے ہیں تو میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جب لیڈر آف دی اپوزیشن میٹنگ بلائیں اپوزیشن کی، تو خوشدل خان صاحب بھی موجود ہیں اور وہ بھی ہیں تو تھوڑا بہت آپ بریفنگ دیا کریں، اس میں ایسی کوئی بات تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، بہت اچھی تجویز ہے۔

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Powers of Attorney (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 to 2 stands part of the Bill. Order please, long title and preamble also stand part of the Bill. Item No. 11, 'Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پاور آف اٹارنی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Power of Attorney (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

کل کا ایجنڈا Already ایشو ہو گیا ہے، جو میں نے ایک رولنگ دی ہے وہ اس پہ نہیں آئے گا، آئندہ کیلئے وہ دو دو کوئسچنز والی جو بات کی تھی وہ اس کے بعد ہو گی۔ (مداخلت) میں دیتا ہوں، سب کو موقع دیتا ہوں۔ جی ظاہر شاہ صاحب، سب کو موقع دیتا ہوں، ظاہر شاہ صاحب، آپ کو بھی دیتا ہوں۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> یہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے، اس پہ سلطان محمد خان، وزیر قانون۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ دوسری ریزولیوشن بھی لائیں ہیں جی۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> انڈیا کے خلاف جو۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> ہاں، یہ یہی ہے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ وہی ہے؟

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> یہ جائنٹ ہے، اس پہ اکرم درانی صاحب آنریبل ممبر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> رولز ریلیکس کروائیں۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> شیر اعظم خان وزیر صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، خوشدل خان صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب کے، یہ ایک جائنٹ ریزولیوشن ہے، یہ خیبر پختونخوا اسمبلی، بھارت کی طرف سے پاکستان کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے رولز ریلیکس کروائیں جی۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> جناب سپیکر! Rule 240 کے تحت Rule 124 کو Relax کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that under rule 240 rule 124 may be relaxed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> So, allowed ji.

قرارداد

<u>جناب محمد ظاہر شاہ:</u> جناب سپیکر! خیبر پختونخوا اسمبلی بھارت کی طرف سے پاکستان کو دی جانے والی دھمکیوں اور پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی اور مہم جوئی کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور یہ بات واضح کرتی ہے

کہ پوری قوم بھارتی جارحیت کے خلاف حکومت اور پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ یہ اسمبلی واضح کرتی ہے کہ کسی بھی بھارتی جارحیت کے خلاف پوری پاکستانی قوم متحد ہے اور وطن عزیز کی عزت اور وقار کیلئے ہر شہری پاک فوج کا سپاہی ہے، پاکستانی قوم بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار ہے، ہم بھارتی جنگی جنون کی شدید مذمت کرتے ہیں اور دہشتگردی کے خلاف پاکستانی قوم اور فوج کی بے مثال قربانیوں کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ اسمبلی بھارت پر واضح کرنا چاہتی ہے کہ اگر پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا گیا تو پاکستان کے بائیس کروڑ عوام ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہوں گے۔ ہم سب کو وطن کا ایک ایک ذرا پیارا ہے، پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ پر ملک کا بچہ بچہ کٹ مرے گا، ہندوستان اپنی لگائی ہوئی آگ میں خود جھلس جائے گا۔ یہ اسمبلی کشمیر میں بھارتی مظالم کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ دستخط کس کس کے ہیں؟ نام پڑھ لیں۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ</u>: اس میں سلطان محمد خان صاحب، وزیر قانون، تیمور جھگڑا صاحب، وزیر خزانہ، آنریبل اکرم درانی صاحب، قائد حزب اختلاف، شیر اعظم خان وزیر، نگہت اورکزئی صاحبہ، جناب عنایت اللہ صاحب، جناب خوشدل خان صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: شیر اعظم وزیر صاحب۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ</u>: شیر اعظم وزیر صاحب، ظاہر شاہ طورو، اوکے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The question before the House is that the motion moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Laiq Muhammad Khan Sahib.

<u>جناب لائق محمد خان</u>: جناب سپیکر! تربیلہ بجلی رائیلٹی کے متعلق چھوٹی سی گزارش ہے، 84 کلومیٹر کے اندر تورغر کے دیہات، زرعی زمین اور مختلف گاؤں جو ہیں وہ تربیلہ ڈیم میں تباہ ہوئے ہیں اور جب رائیلٹی کی بات آئی، تربیلہ ڈیم بجلی کی رائیلٹی کی بات آئی تو سب سے زیادہ رائیلٹی ہزارہ ڈویژن میں دوسرے اضلاع کو دی جاتی ہے، 84 کلومیٹر کا علاقہ بہت بڑی جگہ ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آرڈر پلیز۔

جناب لائق محمد خان: تورغر تباہ ہوا ہے، جس میں اس لحاظ سے اس وقت اربوں روپے کی جائیداد جو ہے وہ دریا کے نیچے آئی ہے جس سے آج پورے پاکستان کو بجلی مل رہی ہے، اور ظلم تو یہ ہے کہ تورغر کو ایک کروڑ روپیہ سالانہ ملتا ہے اور چونکہ تورغر سب سے زیادہ پسماندہ ہے، پسماندہ علاقہ ہے اور ہری پور اور صوابی کو 99 کروڑ روپے ملتے ہیں جبکہ 84 کلومیٹر جگہ جو ہے وہ اس کی دریا برد ہوئی ہے۔ مہربانی کر کے اس پہ تھوڑا غور فرمائیں، اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر میں ہائی کورٹ جاؤں گا، جس طرح کہ میں نے 'جائیکا' اور اپنے دوسرے کام ہائی کورٹ سے کروائے ہیں، یہ بھی ان شاء اللہ میں ہائی کورٹ سے کرواؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، رنجیت سنگھ صاحب، جی رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ، جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، میں نے ایک چھوٹی سی عرض سکھ کمیونٹی کی طرف سے کی تھی غالباً دو تین ماہ پہلے، دو تین ماہ گزر چکے ہیں، میں نے کہا تھا کہ ہمیں بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ہماری جو مذہبی پانچ نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے 'کرپان' صاحب، وہ ہمیں Allow کی جائے، انہوں نے کچھ Documentation مانگی تھی اور مختلف ممالک سے جو جو ہم Provide کر سکتے تھے ہم نے کر دیئے ہیں، میں چاہوں گا کہ اس کے بارے میں ہمیں بتایا جائے کہ لاء منسٹر صاحب نے اس کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ کیونکہ اب تو ایسا ہو گیا ہے کہ ہمارے اپنے ہی ساتھی یہاں پہ ہماری کرپان کے اوپر ہمارا مذاق اڑانے لگتے ہیں، ان سے بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کوئی مذاق نہیں ہے، یہ ہماری مذہبی نشانی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ کم سے کم مذہبی حوالے سے ہماری کرپان کا مذاق نہ اڑائیں، اس کو اتنا Easy نہ لیں، Relax نہ ہوں، کہ آپ اس کے اوپر کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں اور دوسری بات یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ دیوالی، شیوراتری اور یہ آگے اس بارے میں لاء منسٹر بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے پروگرام، 'Festival' نشتر ہال میں Celebrate کر کے آئے ہیں، مجھے ابھی لگ رہا ہے کہ کچھ ٹائم کے بعد ہماری ہندو، سکھ کمیونٹی جو ہے اپنی عبادت گاہ نہ ہونے کی وجہ سے ہم یہ بھی نشتر ہال میں جاکر منایا کریں گے اور عبادت وہاں کیا کریں گے کیونکہ اگر میں اپنے گردواروں کو لے لیتا ہوں، ہمارے گردوارے ہیں یہاں پہ، کوئی ایک نہیں ہے سینکڑوں ہیں، پشاور میں ہی آجاتا ہوں، کالا باڑی میں ہمارا گردوارہ ہے، آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے اس کو رکھا ہوا ہے، چار پانچ لوگوں کو دے دیا ہے، وہ کرایہ لے رہے ہیں اور بیٹھ کے کھا رہے ہیں اور ہم اپنے پچیس سال سے، بیس پچیس سال سے آرے بازار کینٹ میں چلا رہے ہیں، ڈھائی مرلے کا ہمارا ایک مندر، گردوارہ کہہ لیں جس پہ ہندو کمیونٹی اور سکھ کمیونٹی پچھلے بیس پچیس سال سے لڑ

رہی ہیں کہ یہ میرا ہے اور یہ میرا ہے، اس کا ہم کیا کریں؟ فیصلے ایسے آجاتے ہیں جی کہ اوپر نیچے کرلو، ڈھائی مرلے ہم اوپر نیچے کریں، اس میں ہم عبادت کریں، اس میں ہم لنگر خانہ بنائیں، ہم کیا کریں، ہم ڈھائی مرلے پہ لڑتے رہیں گے؟ لوگوں سے کالا باڑی مندر لے لیں، ڈیرہ اسماعیل خان میں وہاں پہ گیسٹ ہاؤس بنا کے وہاں پہ کرایہ لے رہے ہیں جو کہ سراسر ہمارے مندر، گردواروں کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ جب کرپان کا ایشو لایا ہوں تو تین مہینے گزر گئے، کچھ نہیں ہوا ہے میرے پاس کرپان نہیں ہے، میں پہن کر نہیں آسکتا، یہ میری مذہبی آزادی ہے، یہ کون سا طریقہ کار ہے کہ ہم یہاں کھڑے ہوتے ہیں، امریکہ وہاں سے بولتا ہے تو پہلے ہم لوگ یہاں سے بولتے ہیں، بالکل ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے اور ہے بھی، لیکن جہاں اب آپ ہی ہمارا مذاق اڑاتے رہیں گے کہ "یار! کرپان شته؟ که نشته نو تاسو به پریږدو، نو موږ به کرپان اچوؤ کنه۔ دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں، میں نے پہلے بھی کہا تھا، میں اسی دن کا پیج لکھ کے بیٹھا ہوں کہ کون کون سے پوائنٹ پہ بات کروں، Minority کے کون سے مسائل کو لاؤں؟ Minority کے ہم تین ایم پی ایز ہیں، ان میں سے دو حکومتی ہیں، میں اپوزیشن سے ہوں سر! آپ کا حق بنتا ہے کہ جب ہم آپ سے پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں تو آپ ہمیں ضرور موقع دیں، میں کسی ایک حلقے تک نہیں ہوں، ہمارے پاس پورا کے پی ہے، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ Kindly ہمیں ضرور موقع دیا کریں۔ دوسری بات پر آجاتا ہوں کہ منسٹریاں تقسیم ہوئی ہیں، چلیں میں اپوزیشن سے ہوں، دو بندے آپ کے بیٹھے ہوئے ہیں، روی کمار صاحب اور وزیرزادہ، ہمارا کوئی منسٹر ہی نہیں ہے، ہمارے تو سیکرٹریوں کے ساتھ الجھے ہی ہوا کریں گے، جب ہمارا اپنا منسٹر ہوگا تو ہم جا کر ان کے ساتھ بیٹھیں گے کہ یار، یہ ہماری قوم کے مسئلے ہیں انہیں حل کرو، پھر بھی وہی بات ہے کہ پورا کے پی ہمارا حلقہ ہے اور کوئی بھی ہمارا منسٹر نہیں ہے، گردوارے اور مندر بھی بند پڑے ہیں اور اسی طرح آگے کرپشن کی باتیں آئی ہیں، آج میں اس کو نہیں چھیڑتا ہوں، کرپشن سب کو ہی پتہ ہے کہ ہمارے فنڈ کے اوپر کیا ہو رہا ہے، ہمیں کیا دیا گیا ہے؟ اسی، پچاسی لاکھ روپے پورے کے پی کیلئے ہمیں دے دیئے جائیں، ایک کروڑ روپے دے دیئے جائیں، اس میں ہم کیا کریں؟ میں کسی ایک حلقے کا ایم پی اے نہیں ہوں، پورے کے پی کے کا ایم پی اے ہوں، سرکاری پیسے لگتے ہیں، آپ مجھے ایک کروڑ روپے دے دیں، میں جا کر کسی ایک گردوارے میں لگا دوں، چالیس لاکھ کا کام اس میں نہیں ہوتا، اس میں مطلب اتنی چھوٹی رقم، آپ ہمیں اتنا ٹائم بھی نہیں دیتے ہیں، فنڈ دیتے ہیں تو اتنا سا دیتے ہیں اور اس فنڈ کیلئے بھی ہم بھاگتے دوڑتے رہتے ہیں۔ پہلے تو ہم تینوں ایم پی ایز

آپس میں لڑتے رہیں گے کہ ہم کیا کریں؟ میری حکومت اور اپوزیشن دونوں سے ایک ریکویسٹ ہے کہ آپ لوگ کم سے کم، آپ لوگ خود کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں پہ ساری آزادی حاصل ہے، مذہبی آزادی بھی حاصل ہے اور اقلیتوں کے حقوق بھی ہیں، ہمارا حق آپ کے سامنے ہے، اس بات کو سب سنیں، جو ہمارا حق ہے وہ آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں اپنی کرپان کیلئے مسلسل کہہ رہا ہوں کہ یہ میری مذہبی نشانی ہے، مجھے اس کی اجازت دی جائے، ہیلمٹ کا آپ لوگوں نے کروادیا تو اسلام آباد میں ایک بندہ اٹھتا ہے وہ کہتا ہے کہ جی سردار صاحب کہتے ہیں، ہیلمٹ آپ نے وہاں سے کروالیا ہے، تو ہم اب پیٹرول کہاں سے لے کر آئیں، ہم گھر میں پمپ کھولیں، وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہیلمٹ پہنو گے تو آپ کو پیٹرول دیں گے، یہ کون سا طریقہ ہے، کون سی آزادی ہے؟ میں اپنی ایک ذاتی بات کر رہا ہوں، میں قوم کی طرف سے، مجھے پتہ ہے بعد میں اس پہ سوالات اٹھیں گے، میں اپنی ذاتی بات کر رہا ہوں، یہ کیسی آزادی ہے؟ پیٹرول ڈلوانے کے بھی ہم ہیلمٹ ساتھ لٹکا کے جائیں گے کہ موٹر سائیکل میں پیٹرول ڈلوانا ہے تو تب ہمیں پیٹرول ملے گا، لاء منسٹر سے پھر ریکویسٹ ہے کہ سر! Kindly اس کیلئے کچھ کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، رنجیت سنگھ صاحب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو آپ نے بات کی، کسی کو بھی یہ اجازت نہیں ہے کہ کسی کے مذہبی شعائر کا مذاق اڑائے، ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے، بالکل یہ کسی کو بھی حق حاصل نہیں ہے، آپ کیلئے کرپان مقدس ہے، اسی طرح کرسچئن کیلئے صلیب مقدس ہے، یہ کسی کو اجازت نہیں ہے، لاء منسٹر صاحب، نگہت بی بی! ہر بات پہ بات نہ کیا کریں، لاء منسٹر صاحب، سب ہی سب کا ٹائم آپ لے جاتے ہیں، پھر سارے لوگ خفا ہوتے ہیں۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر! میں دو تین چیزیں کلیئر کرنا چاہ رہا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ میں اور یہ اکٹھے اس کے اوپر کام کر رہے ہیں، ان کو پتہ ہے اور On the floor of the House انہوں نے پہلے بھی یہ ایشو اٹھایا تھا اور اس کے بعد ایک Delegation جو انکے Elders ہیں، ان کی میرے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ سر! یہ ذرا Sensitive مسئلہ ہے، ایک بات تو کلیئر ہے کہ اس صوبائی حکومت کی اور پاکستان تحریک انصاف کی یہ پالیسی، بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو Religious minorities ہیں، خواہ جس طبقے سے بھی ان کا تعلق ہو، ہم ان کی Respect بھی کرتے ہیں اور ہم بار بار یہ کہہ رہے ہیں، میں نے یہ پہلے بھی کمٹمنٹ کی تھی کہ ہم ان کے اوپر کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں کیونکہ آئین پاکستان میں، جو ہمارا Constitution ہے، اس میں یہ ان کا حق ہے اور یہ ان کے اوپر کوئی

احسان نہیں ہو رہا، یہ ان کا آئینی حق ہے نمبر ون، نمبر ٹو سر، کچھ ایشوز جو ہیں مثلاً کرپان کے حوالے سے وہاں Security related issues اور یہ تھوڑا بہت Clash کر جاتے ہیں اور کچھ چیزیں فیڈرل گورنمنٹ کے لیول پر ہوتی ہیں، کچھ چیزیں جو ہیں پراونشل گورنمنٹ کے لیول کی ہوتی ہیں، تو جب ہم نے میٹنگ کی تھی تو میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو بھی Directions دی تھیں اور میں نے ایم پی اے صاحب سے بھی اس وقت ریکویسٹ کی تھی کہ آپ بھی دیکھ لیں اگر آپ کے پاس کوئی میٹیریل موجود ہو، کیونکہ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ آج کل جو Security situation ہے ملک کے اندر، صوبے کے اندر، بین الاقوامی سطح پر، تو اس کے تناظر میں ہم کن چیزوں کے اوپر کیا قانون سازی کر سکتے ہیں؟ کہ ہم ان کے حقوق کی بھی حفاظت کر سکیں اور دوسری طرف ہم کوئی Security challenge بھی نہ پیدا کریں، بلکہ اس ڈسکشن کے دوران میری ایم پی اے صاحب سے میری بات ہوتی تھی کہ کینیڈا جو ہے، Canada has very large proportion of Sikh community، وہاں پہ بہت زیادہ سکھ کمیونٹی آباد ہے اور کینیڈا ایک Developed ملک ہے تو میں نے ان سے یہ بھی ریکویسٹ کی تھی کہ وہ، چونکہ ان کا کہنا تھا کہ وہاں پہ کچھ انہوں نے Concessions دی ہوئی ہیں لیکن آن دی ریکارڈ میں بھی ریسرچ کر رہا ہوں، میرا ڈیپارٹمنٹ بھی اس کے اوپر ریسرچ کر رہا ہے اور سردار صاحب سے بھی میں پھر یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں، اور بھی آنریبل ممبرز جو بیٹھے ہیں، تو یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، ہمارے بھائی ہیں، ہمارے Colleagues ہیں، اس کا مطلب تو یہی ہوگا کہ ہم ان کی عزت کریں گے تو اپنی عزت کریں گے، تو میں سب سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اگر کسی کے پاس کوئی ریسرچ ہے تو میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو تو Depute کر دیا ہے مگر آپ بھی ضرور ہمارے ساتھ شیئر کریں، ائرپورٹ پہ مسئلہ بن جاتا ہے، کورٹ میں جاتے ہوئے مسئلہ بن جاتا ہے، ہائی کورٹ میں یا سپریم کورٹ میں، ڈسٹرکٹ کورٹ میں، اسمبلی میں آتے ہوئے مسئلہ بن جاتا ہے اور اس کے علاوہ میرے خیال میں کسی کو بھی اس پہ کوئی Objection نہیں ہے کیونکہ سکھ مذہب کے جو پانچ ضروری ستون ہیں تو کرپان اس کا ایک حصہ ہے تو کسی کو بھی اس کے اوپر Objection نہیں ہے۔ یہ ہیلمٹ کی بات بھی انہوں نے کی ہے تو ایک اچھے، مطلب میرے خیال میں کسی نے برے انداز سے اس کو نہیں دیکھا ہوگا، اچھے انداز میں، یہی سیفٹی کے لحاظ سے دیکھا ہوگا کہ اگر موٹر سائیکل پہ ہیلمٹ کوئی پہنتا ہے تو وہ زیادہ سیف ہو جاتا ہے، تو میرے خیال میں میری ریکویسٹ یہی ہوگی سردار صاحب سے کہ وہ Cool down ہو جائیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہمارے دوست ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ہم ان چیزوں

کو دیکھ رہے ہیں اور تھوڑا بہت اس میں ہوم ورک کرنا پڑے گا، اگر یہاں سے میں حکومت کی طرف سے کمٹمنٹ کر دوں کہ کل سے آپ کورٹس میں بھی جائیں کرپان کے ساتھ، آپ ائرپورٹ میں بھی جائیں، آپ اسمبلی میں بھی آئیں، وہ تو آپ کی صوابدید ہے لیکن میرے خیال میں وہ پھر غلط ہوگا اور اس چیز کو نان سیریس طریقے سے لیا جائے گا، سیریس طریقہ یہی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ان کے ساتھ بیٹھ کے اس کو حل کر دیں۔

<u>وزیر قانون</u>: ہم اس کے اوپر کام کر رہے ہیں،

Let me do my work, let me do my home work

<u>Mr. .Speaker</u>: Okay.

<u>Minister for Law</u>: Let me come back to the Assembly,

جو بھی ممکن ہوگا ان شاء اللہ ہم ان کو Respect بھی دیں گے اور یہ قابل احترام ہیں اور ان شاء اللہ جو بھی ہو سکا ہم ان کو Accommodate کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب سردار خان صاحب۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: سر! ایک منٹ مجھے دیجئے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: رنجیت سنگھ صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>: جناب! میں لاء منسٹر سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو ہم نے Documents provide کئے ہیں، کیا آپ نے اس کو سٹڈی کر لی ہیں؟ میں نے اس میں مختلف ممالک کا حوالہ آپ کو دیا، کیا آپ نے۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! میں نے اس کو سٹڈی بھی کیا ہوا ہے اور اس میں انہوں نے جو بتایا تو مجھے ایکٹس بھی چاہیے ہوتے ہیں، مجھے Laws کے جو Specimens ہیں وہ بھی تو اس، ان ہی کے میٹیریل کو لیتے ہوئے میں نے آگے ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشن دی ہوئی ہے کہ وہ Laws مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو دیکھ سکوں۔ سر! اس میں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے، میں واپس آؤں گا، میں ساری اسمبلی کے سامنے پیش کروں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کا یہ بڑا دیرینہ مسئلہ ہے اس کو جو بھی طریقہ ہے اس کو حل کریں۔ جی سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔آپ کی توجہ ایک اہم عوامی نوعیت مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ کیٹیگری سی ہسپتال خوازہ خیلہ کو سیاسی اکھاڑا بنایا گیا ہے اور دو ہفتوں میں ہسپتال ہذا سے متعلقہ سینیئر ڈاکٹر کا تبادلہ کیا گیا ہے، جس کی نقول کا آرڈر لف ہے اور جونیئر ڈاکٹر کو انچارج بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے ہسپتال کا نظام بگڑا ہوا ہے،اس لئے متعلقہ ڈاکٹر کو مذکورہ ہسپتال میں واپس کیا جائے اور سینیئر ہونے کی بنا پر اسے انچارج بنایا جائے، بہت زیادہ شکریہ،انصاف کی توقع رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی توجہ آپ کی وساطت سے دلانا چاہتا ہوں کہ خوازہ خیلہ ہسپتال میں جو جونیئر ڈاکٹر انچارج ہے،اس کی وجہ سے ہسپتال بہت زیادہ گندااور صفائی کی حالت نہایت ہی ابتر ہے،اس کے ثبوت کی نقول آپ کے پاس ہے اور سارے ہسپتال کی حالت اور مریضوں کے باتھ رومز کی حالت بہت زیادہ خراب ہے اور دو ہفتوں کے دوران مسلسل تین مرتبہ اس سینیئر ڈاکٹر کا آرڈر ہوا ہے جبکہ محکمہ صحت کی پالیسی ہے کہ ڈاکٹر اپنے علاقے میں،آبائی علاقے میں سیٹ اپ کرنے کی پالیسی پہلے سے ہے۔

جناب سپیکر صاحب! ډیر حالات خراب دی، په خوازه خیله کښې د کیټیګری سی هسپتال چې هغه په سیاسی بنیاد باندې یو جونیئر انچارج نیولے دے، د هغې په وجه د هسپتال حالات خراب دی، اووه ډاکټران د مخکښې نه د هغې مختلف سبجیکټ په هغې کښې نشته، ما د هغې کاپی محکمه صحت سیکرټری له ورکړې ده، د هغې باوجود هغه نه فراهم کیږی او د خوازه خیلې هسپتال نه ډاکټران بدلیږی، نو توقع ساتو د انصاف حکومت نه چې د خوازه خیلې هسپتال ته دا انصاف راورسی، په ټول پاکستان کښې د انصاف حکومت دے خو د خوازه خیلې په هسپتال کښې نشته، نو د انصاف توقع کوؤ چې په دې باندې تاسو نوټس واخلئ او دغه تبادله د ډاکټرانو واپس کړئ۔ شکریه۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب،اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! یہ میاں نثار گل صاحب کا ایک توجہ دلاؤ نوٹس تھا جو اس دن آپ سے تھوڑا ناراض بھی ہوئے اور تھوڑا سا نکلے بھی تھے مگر پھر میں نے ان کو بٹھا دیا کہ آپ گزارا کرلو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: تو آپ اجازت دیدیں، اس کو میں تھوڑا سا آپ کے سامنے پیش کر لوں گا۔

جناب سپیکر: کریں جی، کرلیں۔

قائد حزب اختلاف: میاں صاحب کا وہ گلہ بھی دور ہو جائے گا، جو اس دن ان کو تھوڑی سی زحمت تھی۔

جناب سپیکر: تو خود کیوں نہیں پیش کر رہے؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! ایک اہم مسئلہ جو کہ کوہاٹ ڈویژن اور خصوصاً ضلع کرک، جس میں تیل اور گیس کمپنیاں کام کر رہی ہیں اور اس کے کیمیکل کی وجہ سے ضلع کرک کی ندی نالوں میں پانی زہریلا ہو گیا ہے، جس کی زندہ مثال زوان بانڈہ، یونین کونسل نری پنوس میں انیس گائیں اس زہریلے پانی سے مر گئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی توجہ اس بات پہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اس کیلئے ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دیں، یہ پورے کوہاٹ ڈویژن، ہنگو اور ضلع کرک کا ایک مسئلہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پہ بہت بڑی مہربانی کی ہے کہ وہاں پر تیل اور گیس کے ذخائر نکلے ہیں اور آج کے پی کے جو ہے وہ 60 پرسنٹ آئل پورے ملک کو دے رہا ہے اور اس طرح ہمارے خزانے میں بھی 37 بلین روپے ہر سال آتے ہیں لیکن وہاں پر جو مقامی لوگ ہیں ان کو بے حد تکلیف ہے اور جو کمپنیاں وہاں کام کر رہی ہیں، ان کی جو کمٹمنٹ تھی کہ وہ پوری نہیں کر رہی ہیں کہ ہم وہاں گیس دیں گے، ڈسپنسریاں دیں گے، وہاں پر صاف پانی دیں گے، وہاں پر ہم آپ کو ہاسپٹل بنا کر دیں گے، وہاں پر روڈ بنائیں گے لیکن مسئلہ ابھی اتنا گھمبیر ہو گیا ہے کہ وہاں پر جو کیمیکل استعمال کرتے ہیں تو وہ کیمیکل ڈائریکٹ ندی نالوں میں آتا ہے اور جب ڈائریکٹ ندی نالوں میں آتا ہے تو وہاں پر جب وہ گائیں، بکریاں، بھینسیں جو لوگ چراتے ہیں تو وہاں ایک موقع پہ یہ غریب لوگ ہیں ان کی انیس گائیں ابھی مر گئی ہیں، اگر یہ کسی بڑے آدمی کی ہوتیں، یہ تو غریب لوگوں کی ہیں، یہ پورے گاؤں کی گائیں ہوتی ہیں جو ایک ہی آدمی گاؤں سے لے کر آتا ہے اور پھر ان سب کو چراتا ہے تو یہ چونکہ منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں لیکن اس پہ میں تھوڑا سا آپ کی رولنگ چاہوں گا اور میاں صاحب کی جو خواہش تھی، ان کی ایک تجویز بھی تھی کہ اگر اس کیلئے ایک پارلیمانی کمیٹی آپ بنا دیں جس میں اس علاقے کے ایم پی ایز کو، کوہاٹ ڈویژن کے اور کرک کے ان ایم پی ایز کو آپ اس میں بٹھا دیں اور جو ایک فارمولہ، جو ان کی کمٹمنٹ تھی کہ ہم صاف پانی دیں گے، روڈ بنائیں گے، وہ بھی اس میں ڈسکس ہو اور خصوصاً جو زہریلی گیس ہے، اس سے بھی لوگ مر رہے ہیں، چونکہ ہمارے علاقے میں لوگ ابھی تک وہی پانی پیتے ہیں جو جانور پی رہے ہیں، ابھی تو گائے مر گئی ہیں، وہاں پر جو گاؤں کے بچے ہیں ان کا بھی اندیشہ ہے،

تواس میں آپ کی طرف سے میں خصوصاً ایک سخت موقف کے ساتھ ایک رولنگ مانگنا چاہتا ہوں اور اس عوام کی خاطر ایک ایسا فیصلہ آپ کریں گے کہ یہ میاں صاحب یا وہاں پر جو عوام ہے، یہ بھی مطمئن ہوں اور یہ کام بھی ہم صحیح طریقے سے نمٹا سکیں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! میری ریکویسٹ یہی ہوگی کہ چونکہ یہ ایجنڈا پہ تو نہیں تھا اور آنریبل لیڈر آف اپوزیشن جو بھی کوئی بات کرتے ہیں تو ہمارے لئے وہ بڑے احترام کی بات ہوتی ہے، لیکن میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ یہ ایشو ابھی اٹھا ہے بغیر کسی نوٹس کے، تو اگر پینے کے پانی کا مسئلہ ہے تو وہ تو پبلک ہیلتھ سے Related ہوگا۔

جناب سپیکر: نہیں، اصل میں اس میں Sensitive چیز یہ ہے کہ وہ پانی زہر آلودہ ہو رہا ہے اور اس میں اتنی گائے مر گئی ہیں، درانی صاحب! اگر آپ Agree کریں تو اس کو ہم انرجی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں؟ اس میں Mover بھی جائیں اور اس میں بیٹھ کر دیکھا جائے اور ان کمپنیوں کو بھی بلایا جائے، تو انرجی کی سٹینڈنگ کمیٹی Is the best form for decision، گائیڈ لائن دیتے ہیں۔

وزیر قانون: دا بہ ٹھیک وی۔ سر! ٹھیک ہے وہ میرے خیال میں اگر سٹینڈنگ کمیٹی کو چلا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: اگر کوئی اور ممبر بھی Interested ہو، Mover ہو تو وہ بھی اس میں جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر! درانی صاحب سے میں نے یہ ریکویسٹ اس لئے کی تھی کہ آپ ہمارے بڑے آنریبل ہیں لیکن اس دن پتہ نہیں کیا وجہ تھی، میں آپ کے چیمبر میں بھی آیا تھا اور یہ بات میں نے آپ کے ساتھ کرنی تھی کہ یہ پورے کوہاٹ ڈویژن کا مسئلہ ہے، صرف پانی کا مسئلہ نہیں ہے، لاء منسٹر صاحب میرے خیال میں چونکہ کسی کے ساتھ بات کر رہے تھے، اصل میں پورا کوہاٹ ڈویژن اور سپیشلی کرک کا پورا علاقہ خارش زدہ ہو گیا، اور بھی بیماریاں زیادہ ہو گئی ہیں اور Percentage بہت زیادہ ہو گئی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ادھر جتنی بھی کمپنیاں کام کر رہی ہیں پورے کوہاٹ ڈویژن میں، ہنگو، کرک اور کوہاٹ، یہ آپ کا بھی علاقہ ہے۔

جناب سپیکر: وہ اپنے فضلے اس پانی میں ڈال دیتے ہیں۔

<u>میاں نثار گل:</u>   اس سے صوبے کو چوبیس پچیس ارب رائیلٹی مل رہی ہے اور ملک کو بھی فائدہ ہو رہا ہے لیکن میں نے آپ کو مثال دی تھی کہ ایک گاؤں میں کیمیکل کی وجہ سے انیس گائے مر گئی تھیں، یہ چھوٹا سا گاؤں ہے 'زڑہ بانڈہ' جناب سپیکر! ہمارے ابھی جو چیف سیکرٹری صاحب ہیں انرجی اینڈ پاور کے منسٹر صاحب اور ان کے ساتھ حمایت اللہ صاحب، ایڈوائزر ٹو سی ایم، یہ پندرہ دن پہلے ہنگو، کرک اور کوہاٹ کا دورہ کر چکے ہیں، آپ یقین کریں کہ ان کے دورے کے بعد میں نے ادھر تھوڑی بات کی، وہاں جو کمپنیاں کام کر رہی ہیں، ان کے پاس Environment کے لائسنسز نہیں تھے، ابھی ان پہ ایف آئی آر درج نہیں ہو رہی ہے، یہ ابھی آپ لوگوں کو خود پتہ لگ جائے گا کہ چھ سات سالوں سے انہوں نے علاقے کے لوگوں کے ساتھ کیا کیا ہے؟ ہم تو ادھر کہتے ہیں کہ ہم تیل اور گیس پیدا کر رہے ہیں لیکن ہم تو پتھر کی دنیا میں چلے گئے ہیں، یہ تو میں ایک گاؤں کی مثال لایا ہوں، جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ ہر گاؤں میں اتنی زیادہ بیماریاں ہو گئی ہیں، جب وہ کنٹریکٹروں کو کنٹریکٹ دیتے ہیں تو وہ کیمیکل پانی کے نالوں میں جاتا ہے اور پھر جب بارشیں ہوتی ہیں تو ہمارے لوگ آپ کو پتہ ہے کہ کرک کا سپیشلی پانی کا مسئلہ بھی ہے تو یہ عوام کا مطالبہ ہے، ہم تو اسمبلی فلور پہ یہ بات کرنا چاہتے ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ احتجاج ہو، نہیں چاہتے کہ کمپنیاں بند ہوں، نہیں چاہتے کہ قوم کیلئے جو وسائل پیدا ہو رہے ہیں ان میں رکاوٹ ہو لیکن جب ہماری بات اسمبلی میں نہیں سنی جائے گی، میں نے اور ملک ظفر اعظم صاحب نے اس دن احتجاجاً واک آؤٹ بھی کیا تھا کہ یہ ایک حساس مسئلہ ہے مگر اس کی وجہ سے صوبے کو نقصان بھی نہ ہو اور یہ ہمارا ایک Genuine مسئلہ ہے، ادھر جب بھی میں نے ڈی جی ہیلتھ سے بات کی کہ ہمارے کرک میں لشمینیا کی جو بیماری پھیل گئی ہے، آپ یقین کریں کہ ادھر جو گیس کمپنیاں کام کر رہی ہیں، ہم جو سانس لیتے ہیں، ہمارا Percentage wise جو ہے وہ بات ہم نہیں کرتے لیکن ہمارے علاقے میں یہ کمپنیاں کتنا بڑا ظلم کر رہی ہیں، آپ نے سنا ہو گا کہ انڈیا میں ایسٹ انڈیا کمپنی آئی تھی، اسی طرح ہمارے یہاں پہ 'مول' MoL ایسٹ انڈیا کمپنی کی شکل میں ادھر کام کر رہی ہے، ہم اپنا حق مانگنا چاہتے ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ انرجی اینڈ پاور کی جو کمیٹیاں ہیں اس میں مع موور اور ساتھ ہی کوہاٹ ڈویژن کے جتنے ایم پی ایز ہیں پاکستان تحریک انصاف کے، ان کو بھی بلالیں، پتہ لگ جائے گا کہ حقیقت کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u>   ٹھیک ہے۔

<u>میاں نثار گل:</u>   پھر آپ لوگوں کو پتہ لگ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں پہلے بھی یہ ریکویسٹ کر چکا ہوں کہ چونکہ یہ ایجنڈے پہ نہیں تھا اس لئے میں نے سٹڈی نہیں کیا، ابھی لیڈر آف اپوزیشن، درانی صاحب نے مجھے کا پی دی ہے تو ابھی میں نے اس کو دیکھا ہے، سر! میری پھر ریکویسٹ یہ ہو گی کہ چونکہ یہ مسئلہ ہے کہ جو وہاں پہ آئل اینڈ گیس کی کمپنیاں ہیں، وہ ان کے مطابق اگر کوئی Violation کر رہی ہیں اور اس کی وجہ سے یہ ماحولیاتی خرابیاں ہیں تو سر! اس کو پھر Environmental protection agency ایک ادارہ موجود ہے، اگر ہم تیل اور گیس کی کمپنیوں کا کیس انرجی اینڈ پاور کمیٹی کے پاس بھیجیں گے تو وہ اس کو ایک اور نظر سے دیکھے گی لیکن اگر ہم Environment والوں کے پاس بھیجیں گے تو وہ اس کو دیکھیں گے بھی، اس کو کنٹرول بھی کریں گے اور اگر انہوں نے کوئی Violation کی ہے تو اس کے بارے میں اقدامات بھی پھر Environment ہی لے گا تو سر! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر آپ اس کا حل چاہتے ہیں، اگر کوئی خلاف ورزیاں ہیں اور اگر آپ اسے کمیٹی میں لائیں گے تو، اگر آپ ان کے خلاف ایکشن لینا چاہتے ہیں تو وہ پھر Environment Protection Agency کے پاس جانا چاہیے کیونکہ اتھارٹی تو اس کے پاس ہے، پھر ان کے خلاف ایکٹ کرنے کیلئے، اور دوسری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو موؤرز ہیں میاں نثار گل صاحب اور لیڈر آف اپوزیشن، اگر اس میں Interested ہیں، اور بھی اگر کوئی ممبرز ہیں تو ان کا آپ نوٹیفکیشن میں سپیشلی ان کا ذکر کر دیں کہ ان کو پھر اس کمیٹی میں Invite کیا جائے۔

Mr. Speaker: The question before the House is, this was a call attention, the matter should be referred to the Standing Committee on Environment? Those who are in favour it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘Nos’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the Environment Committee.

اور باقی جو لوگ ہیں ان کو، جو موؤرز ہیں، درانی صاحب، ان کو بھی اس میں Invite کیا جائے اور، جی لطف الرحمان صاحب، لطف الرحمان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ، جناب سپیکر! میں دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، ایک تو حکومت اور یہ اسمبلی بھی اس حوالے سے کریڈٹ لینے کی کوشش کرتی ہے کہ ہم نے بہت سارے بل، لیجسلیشن جو اسمبلی کا کام ہے، وہ ہم نے بڑے احسن طریقے سے نمٹایا ہے اور سال کے آخر میں یا اس پورے سیشن کے آخر میں بھی

اس کا کریڈٹ لیتی ہے کہ ہم نے اتنے سارے بل پاس کئے اور یہ کام اسمبلی کا تھا اور یہ لیجسلیشن ہم نے کی ہے، جناب سپیکر! میں پورے ہاؤس کی اور آپ کی بھی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دور حکومت میں تمام اسمبلی ممبران کو آپ نے سکاٹ لینڈ کی اسمبلی میں بھیجوایا اور Isle of Man کی اسمبلی میں بھی ہم گئے، وہاں ہم نے Rules, regulations اور ان کی کیمٹیوں سے متعلق جو ان کے Experts تھے، ان کے ساتھ بھی ہماری میٹنگز ہوتی رہی ہیں تو جو ہمیں سمجھ میں آیا جناب سپیکر، اس میں یہ تھا کہ کوئی بھی بل اگر اسمبلی میں پیش ہوتا ہے اور اس نے روٹین میں پاس ہونا ہوتا ہے تو اس پہ تقریباً ایک سال لگتا ہے اور اگر کوئی بل ایمرجنسی میں پاس کرنا ہے تو اس میں بھی تقریباً چھ مہینے ٹائم لگتا ہے تب وہ بل کو پاس کرتے ہیں، اور سب سے پہلے جب بل پیش کیا جاتا ہے تو اس کے بعد پہلے اس کمیٹی میں بل جاتا ہے اور ڈیٹیل میں اس پر ڈسکشن ہوتی ہے اور جب اس کمیٹی سے پاس ہو کر وہ بل آتا ہے تو تب جا کر اسمبلی میں پیش ہوتا ہے، جناب سپیکر، میرا کہنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ یہاں میں سمجھتا ہوں کہ بل پیش ہو جاتا ہے اور شاید تمام ممبران تک پہنچتا بھی ہے لیکن میں آپ کو حقیقت بتاتا ہوں کہ یہ ہمارے تقریباً ڈھائی تین کروڑ لوگوں کی اسمبلی ہے، انتہائی سنجیدہ کام ہے مگر ہمارے ممبران کو معلوم تک نہیں ہوتا کہ یہ بل کس چیز کا آرہا ہے اور یہ کس مقصد کیلئے پیش ہو رہا ہے؟ بس ویسے ہی اس کے پیچھے کسی نے 'ہاں' کرنی اور کسی نے 'ناں' کرنی ہوتی ہے لیکن اس کی ڈیٹیلز تک کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتیں، تو جناب سپیکر، یہ اہم بات ہے کہ ہمارے ممبران کو کم از کم یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بل کس چیز کے بارے میں آرہا ہے، اس کے مفادات کیا ہیں، پبلک پہ اس کے اثرات کیا پڑیں گے، غلط پڑیں گے یا صحیح پڑیں گے؟ تو کم از کم ان کو معلوم تو ہو جناب سپیکر، تو میری یہ گزارش ہے کہ یا تو رولز آف بزنس میں کوئی تبدیلی ہونی چاہیے کہ بل جب ٹیبل ہو تو اس کے بعد اس بل کو کمیٹی میں جانا چاہیے، تو یہ میری گزارش ہے کہ اس کو سنجیدگی سے لینا چاہیے کہ ہم جب لیجسلیشن کرتے ہیں تو اس کا فائدہ پورے صوبے کے عوام کو ہونا چاہیے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ کمیٹی ہے، اس میں ڈسکشن کریں گے، ویسے تو ممبرز کو چاہیے کہ جب ٹیبل ہوتا ہے تو سب کے پاس پہنچ جاتا ہے، وہ پڑھیں، اس کے اوپر اپنی امنڈمنٹس لے کر آئیں اور آپ نے دیکھا ہے کہ صلاح الدین صاحب کتنی امنڈمنٹس لائے تھے، لاء منسٹر نے ان کے ساتھ Agree کیا ہے، تو ان شاء اللہ وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس پہ ڈسکشن کریں گے ان شاء اللہ، ابھی میں آپ سے ملتا ہوں، بعد میں چیمبر میں اس پہ بات کرتے ہیں۔ جی لطف الرحمان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! اس وقت ہمارے تقریباً، مجھے حکومت کے ممبران کا نہیں معلوم کہ ان کو شاید وہ سارا حق ملتا ہو لیکن ہمارے اپوزیشن کے ممبران کو ایک بہت بڑی پرابلم ہے اور یہ اسمبلی میں ہمیشہ ڈسکس ہوا ہے، ہماری حکومت کے ساتھ بھی ڈسکشن ہوئی ہے، ہمارے اپوزیشن لیڈر کی ان کے ساتھ ڈسکشن ہوئی ہے کہ کلاس فور کی جو ملازمت ہے وہ ہمارے جو ممبران ہیں ان کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنے حلقے میں کم از کم کلاس فور تو لگا سکیں، اور تو کچھ ہو نہیں سکتا، تو یہ حکومت کے لیول پہ کمٹمنٹ کی گئی ہے اور یہ ایک پالیسی کے طور پہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو آگاہ کیا ہوا ہے کہ کلاس فور کی نوکری میں جس حلقے میں اس حلقے کا ممبر جس کا نام تجویز کرے، اس کی کلاس فور کی نوکری لگ سکتی ہے لیکن جناب سپیکر، اس وقت تک ہمارے تمام ممبران کو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں یہ پرابلم ہے کہ ان کو اپنے علاقوں کے حوالے سے وہاں پہ جو کلاس فور کو لگانا ہے تو کسی بھی ممبر کا مسئلہ اس حوالے سے حل نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: جس حلقے میں یہ ایشو ہے وہ میرے نوٹس میں لائیں، مجھے چیمبر میں دیں کہ کس ڈسٹرکٹ میں اس پہ عمل نہیں کیا گیا؟

جناب لطف الرحمان: میرے حلقے میں۔

جناب سپیکر: وہاں Appointments ہوئی ہیں؟

جناب لطف الرحمان: نہیں نہیں، Appointment، خود میرے-----

جناب سپیکر: Appointments ہوئی ہیں کہ نہیں ہوئی ہیں؟

جناب لطف الرحمان: خود میرے حلقے میں یہ پرابلم ہے تو میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ حکومت بیٹھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ یہ تو فیصلہ ہو چکا تھا کہ جس کے حلقے میں ہو وہی کرے گا، میں اس پہ ڈسکشن کرتا ہوں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): یہ تو سارے ممبران بیٹھے ہیں-----

جناب سپیکر: نہیں، Appointments ہوئی ہیں؟

قائد حزب اختلاف: جی۔

جناب سپیکر: Appointments ہو چکی ہیں؟

قائد حزب اختلاف: Appointments ہوئی ہیں اور اس میں ان کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ پرسوں کی بات کر رہا ہوں سر، پرسوں کی بات۔
جناب سپیکر: اس میں میں کروں گا۔

The sitting is adjourned till 03:00 p m afternoon of Tuesday, 26th Feburery, 2019.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 26فروری 2019ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)